Keybook

Social Studies

Project Director: Rana Riaz Nadeem
Project Manager: M. Mohsin Sukhera
Written By: M. Mohsin Sukhera
Edited By: Qudsia Abbas
Designed By: Moonlight Designing Lab
Quality Controller: Nawaz Arshad
Printed By: Ahmad Naveed Printers
Published By: MOONLIGHT PUBLISHERS

Sale & Display Centre: Moonlight Publishers. 10-Main Urdu Bazar, Lahore
Head Office: Moonlight Research Lab. Mehta Mansion, 22 - Urdu Bazar Lahore.
UAN: 111-186-786
Ph: +92-42-37110003, 37114856
+92-42-37114420
Fax: +92-42-37210201

Class-7

فہرست

1	کائنات	2
2	سست زمینی تحریک	9
3	تیز رفتار زمینی تحریک	14
4	چٹانیں اور ان کی اقسام	20
5	موسمی تغیر و تبدل اور زمین	25
6	آبادی	32
7	برصغیر اور مسلمان	39
8	برصغیر میں عربوں کی آمد	44
9	دہلی کی سلطنت	52
10	مغل طاقت I کی بنیاد اور وسعت	58
11	مغل پاور II کی توسیع	63
12	طاقت کے مراکز	69
13	مغلوں کے دور میں معاشرتی / سماجی زندگی	73
14	سوکس	79
15	اقوام متحدہ	84

یونٹ:1

کائنات

ہم اکثر رات کو آسمان پر چاند اور ستاروں کی چمک دیکھ کر آسمان کے بارے میں متجسس ہوتے ہیں۔ اگر ہم اندھیری رات میں، کسی کھلے اور اونچے مقام پر صاف آسمان کا مشاہدہ کریں تو ہم مندرجہ ذیل چیزیں نوٹ کرتے ہیں۔

ستارے اور سیارے:

زیادہ تر آسمانی اجسام/اجرام فلکی چمکتے ہوئے نمودار ہوتے ہیں۔ ان کی روشنی مستقل طور پر روشن ہونے سے مدھم ہونے تک تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ یہ آسمانی اجسام ستارے ہیں۔ ستاروں کی اپنی روشنی اور حرارت ہوتی ہے۔ تمام ستارے خود بخود روشن ہوتے ہیں۔ سورج ایک ستارہ ہے۔

کچھ آسمانی اجسام کی اپنی چمک نہیں ہوتی۔ ان کی اپنی روشنی اور حرارت نہیں ہوتی۔ وہ سیارے کہلاتے ہیں۔ ایک سیارہ خود روشن نہیں ہوتا بلکہ وہ دوسرے ذرائع سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح ہماری زمین ایک سیارہ ہے۔

فلکیاتی اجسام:

ہم آسمان پر لاکھوں ستارے چمکتے ہوئے دیکھتے ہیں جو ہم سے بہت زیادہ دور ہیں، بانسبت سورج اور چاند جو ان سے زیادہ نزدیک ہیں۔ دور ہونے کی وجہ سے یہ ہمیں سفیر یکل/کروی شکل میں دکھائی دیتے ہی۔ اجرام فلکی جیسے ستاروں اور سیاروں کے متعلق علم آسٹرولوجی کہلاتا ہے۔

ہمارا نظام شمسی:

ہمارا نظام شمسی، آٹھ سیاروں، جس میں زمین، سیارچے، سیٹلائٹس، صغیر سیارے، دم دار سیارے، شہاب ثاقب اور سورج شامل ہیں، پر مشتمل ہوتا ہے۔

آیئے ہم نظام شمسی کے متعلق سیکھتے ہیں/جائزہ لیتے ہیں۔

سورج:

ہمارے نظام شمسی میں سورج سب سے بڑا اور روشن ستارہ ہے۔ یہ گرم ترین گیسوں کا مجموعہ ہے۔ ہمارے نظام شمسی کے دوسرے اجسام حرارت اور روشنی سورج سے حاصل کرتے ہیں۔ زمین پر

زندگی کے لیے سورج ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

سیارے:

نظام شمسی میں موجود سیاروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

عطارد، زہرہ، زمین، مریخ، مشتری، زحل، یورینس اور نیپچون، یہ سیارے عام طور پر کھوکھلے یا کروی شکل میں سورج کے گرد اپنے مخصوص مداروں میں گردش کرتے ہیں۔ ہر سیارہ ایک خاص مدت میں سورج کے گرد اپنے چکر پورے کرتا ہے۔

سیٹلائٹس:

نظام شمسی میں موجود کچھ اجسام/اجرام فلکی سورج کے گرد گھومنے پر منحصر نہیں۔ بلکہ یہ اپنے مخصوص سیاروں کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ یہ ان مخصوص سیاروں کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ یہ ان مخصوص سیاروں کے سیٹلائٹس کہلاتے ہیں۔

نظام شمسی میں موجود کچھ سیاروں کے اپنے سیٹلائٹس ہوتے ہیں۔ جیسے سورج زمین کا ایک سیٹلائٹ ہے۔ سیارے سورج کے گرد اپنے سیٹلائٹس کے ہمراہ گردش کرتے ہیں۔

سیارچے:

نظام شمسی میں مریخ اور مشتری کے مابین متعدد چھوٹے چھوٹے فلکیاتی اجسام کا جمگھٹا ہوتا ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے فلکیاتی اجسام سیارچے کہلاتے ہیں۔ یہ سیارے سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں۔

بونے سیارچے/صغیر سیارے:

بہت سے چھوٹے اجسام فلکی جو نیپچون سے دور اور سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ بونے سیارے کہلاتے ہیں۔ ان میں سے ایک پلوٹو ہے۔

دم دار سیارے:

دم دار سیارے مٹی کے ذرات اور جمے ہوئے مادے پر مشتمل ہوتے ہیں۔ سورج کی حرارت کی وجہ سے دم دار سیاروں کا مادہ گیسوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ گیسیں انہیں سورج سے دور پھینکنے میں مدد دیتی ہے/یہ گیسیں انہیں سورج سے پَرے رکھتی ہیں۔

دم دارے ستارے ایک لمبی دم کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں دم دار ستارے سورج کے گرد

گھومتے ہیں۔لیکن جیسا کہ ان کے مدار لمبے اور چپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔اس لیے ہم انہیں کبھی کبھار ایک لمبے عرصے کے بعد دیکھ پاتے ہیں۔

شہاب ثاقب/ٹوٹا ہوا تارا:

بعض اوقات ہم آسمان سے ایک ستارہ گرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔وہ شہاب ثاقب یا ٹوٹا ہوا تارا کہلاتا ہے۔اکثر اوقات یہ شہاب ثاقب چٹان یا مادے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل میں سیارچے میں سے آتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔جب یہ زمین کی سطح/حدود میں داخل ہوتے ہیں تو فرکشن/رگڑ کی وجہ سے جل جاتے ہیں۔

بعض اوقات یہ شہاب ثاقب مکمل طور پر نہیں جلتے۔بلکہ زمین کی سطح پر گر جاتے ہیں یہ میٹی اورائٹس (Meteorites) کہلاتے ہیں۔

سیاروں کی درجہ بندی:

سیاروں کو سیارچوں کے حوالے سے دو کلاسز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1) اندرونی سیارے (2) بیرونی سیارے

(1) اندرونی سیارے:

سیارے جو سیارچوں اور سورج کے مابین پائے جاتے ہیں۔اندرونی سیارے کہلاتے ہیں۔عطارد، زہرہ، زمین اور مریخ اندرونی سیارے ہیں۔یہ سائز میں چھوٹے اور ٹھوس پرت پر مشتمل ہوتے ہیں۔

(2) بیرونی سیارے:

سیارے جو سیارچوں کے جھرمٹ سے پرے ہوتے ہیں۔بیرونی سیارے کہلاتے ہیں۔ان میں مشتری، زحل، یورینس اور نیپچون شامل ہیں۔یہ گھیروں رنگز پر مشتمل ہوتے ہیں۔جو کہ مٹی کے ذرات اور چٹان کا مجموعہ ہوتے ہیں۔یہ سیارے سائز میں بڑے ہوتے ہیں اور ان کی بیرونی تہہ گیسوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

سیاروں کی خصوصیات:

عطارد ایک سیارہ ہے جو سورج کے قریب ترین ہے۔یہ سائز میں دوسرے سیاروں کی نسبت

چھوٹا ہے۔ روشن ترین سیارہ زہرہ ہے۔ ماسوائے زہرہ کے تمام سیارے بشمول زمین مغرب سے مشرق کی طرف گھومتے ہیں۔ زہرہ ایک ایسا سیارہ ہے جو مشرق سے مغرب کی طرف گردش کرتا ہے۔ اس لیے زہرہ پر سورج مغرب سے طلوع ہر کر مشرق میں غروب ہوتا ہے۔ وہ سیارہ جہاں پر زندگی ہے اور جہاں ہم رہتے ہیں۔ پانی موجود ہے اور ماحول کے لحاظ سے موزوں ہے۔

سیارہ جو زمین کے بعد آتا ہے مریخ ہے۔ یہ سیارہ اپنے سرخ رنگ کی بدولت آسمان پر آسانی سے پہچانا جاتا ہے۔

نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ (جیوپیٹر) مشتری ہے۔

دوسرا بڑا سیارہ زحل ہے۔ زحل کے گرد تین گھیرے ہیں۔ یہ گھیرے ٹیلی سکوپ کے ذریعے بہتر طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ یورینس سورج سے بہت دوری پر ہے۔ یہ سبزی مائل نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ نیپچون سورج سے سب سیاروں کی نسبت زیادہ دوری پر واقع ہوتا ہے۔ یہ نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

کہکشاں:

ہمارے نظام شمسی کی طرح، آسمان پر کئی دوسرے ستاروں کا بھی اپنا اپنا سیاروی نظام (Planetry System) ہے۔ اس نظام میں ان گنت ستاروں اور سیاروں کا جھرمٹ ہے۔ کہکشاں جس میں ہمارا نظام شمسی شامل ہے۔ ملکی وے (Milky way) کہلاتا ہے۔

ہم اندھیری رات میں صاف آسمان پر ملکی وے کے سفید ہالے کو مدھم ہوتا ہوا دیکھ سکتے ہیں۔

مصنوعی یا انسان ساختہ سیٹلائٹس اور سپیس کرافٹس:

نظام شمسی اور کہکشاؤں کے متعلق سادہ اور عام معلومات ہم آسمان کا مشاہدہ کرنے سے لے سکتے ہیں۔ تفصیلاً معلومات کے لیے ہم ٹیلی سکوپ، جیسے ہبل، مصنوعی سیٹلائٹس اور سپیس کرافٹس جیسے آلات کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے استعمال سے آسٹرولوجی میں بہت سی نئی معلومات کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تو زہرہ اور مریخ جیسے سیاروں کی معلومات کے لیے علیحدہ سپیس کرافٹس بھیجے جا رہے ہیں۔ پاکستان مزید معلومات کی فراہمی کے لیے چاند پر اپنا سپیس کرافٹ بھیجنے کی کوشش کر رہا ہے۔

Exercise

- **Choose the appropriate words to fill in the blanks:**

i. The biggest planet in the solar system is _____.

(a) Jupiter (b) Uranus
(c) Earth (d) Saturn

ii. The planet closest to the Sun is_____.

(a) Mars (b) Mercury
(c) Venus (d) Jupiter

iii. The brightest planet seen in the sky is_____.

(a) Mercury (b) Venus
(c) Jupiter (d) Saturn

iv. We live on the planet _____.

(a) Venus (b) Earth
(c) Mars (d) Uranus

v. Mars is _____.

(a) a satellite (b) an inner planet
(c) an outer planet (d) an asteroid

- **Write note on:**

(i) The Sun (ii) Asteroids
(iii) A Comet (iv) The Milky Way

(i) The Sun:

The Sun is the head of the solar system. It is a bright star. It is made up of extremely hot gases. All the members of our solar system get heat and light from the sun. For life on the earth, the sun has a unique place.

(ii) A Comet:

It is made up of frozen matter and dust particles. Due to the heat of the sun, the matter in comet turns into gases. These gases get thrown in the direction away from the sun. That is why, some comets appear to have long tail. Comets revolve around the Sun. We can see them in the sky only occasionally, after long period in their long and elliptical orbits.

(iii) Asteroids:

Between the planets, Mars and Jupiter in the solar system, there is a band of innumerable tiny celestial bodies.

These tiny celestial bodies are called asteroids. These asteroids also revolve around the sun.

(iv) The Milky way:

Like our solar system, some other stars in the sky also have their own planetary system. Such a group of innumerable stars and their planets is called a galaxy. The galaxy that includes our solar system is called the Milky Way. We can see the faint white stretch of the Milky Way on a clear dark night.

- **Answer the following questions in detail:**

1. Define the Solar System.

Ans: Eight planets including the earth, satellites, asteroids, dwarf planets, comets, meteors and the sun together constitute our solar system.

2. What are the members of the solar system?

Ans: The Sun, Planets, Satellites, Asteroids, Dwarf Planets, Comets, Meteros are the members of the solar system.

The Sun: It is the head of our solar system. It is a bright star made up of hot gases. It is a main source of heat.

Planets: Planets revolve around the sun.They do not have their own light. These are called Planets. The name of planets are; Mercury, Venus, Earth, Mars, Jupiter, Saturn, Uranus and Neptune.

Satellites: Some heavenly bodies in the solar system revolve around specific planets and not around the sun independently. They are called the satellites of those respective planets.

Asteroids: The band of innumerable tiny celestial bodies between the planets Mars and Jupiter are called asteroids.

Dwarf Planets: Some small heavenly bodies, revolving around the sun, beyond Neptune are called dwarf planets.

Comets: Comets are made up of frozen matter and dust particles. Due to the heat of the sun, the matter in

the comet turns into gases. These gases get thrown in the direction away from the sun. That is why, some comets appear to have long tail. Comets revolve around the sun. But as their orbit is long and elliptical, we can see them in the sky only occasionally, after a long period.

Meteors: Sometimes we see a star falling from the sky. It is called a Meteor. These meteors are bits of matter or rock coming from the band of asteroids.

3. Which are the outer planets in our solar system?

Ans: Planets beyond the band of asteroids are called outer planets. They include Jupiter, Saturn, Uranus and Neptune. They all have rings around them, made up of innumerable rock and dust particles. These planets are bigger in size and their outer cover is made up of gases.

4. What do you know about the meteors?

Ans: Meteors is a falling star, we see in the sky. They are bits of matter or rock coming from the band of asteroid. When they enter in earth's atmosphere, they burn due to friction with it. Sometimes they do not burn up completely bu fall on the surface of the earth. They are called meteorites.

یونٹ:2

سست زمینی تحریک

سطح زمین پر تغیراتی تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہے۔ یہ تبدیلیاں اندرونی اور بیرونی حرکات کی بدولت وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

اس یونٹ میں ہم بتدریج اندرونی حرکات اوران کے تاثرات کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

اندرونی حرکات جو سطح زمین پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مینٹل کی اوپر والی تہہ ربیرونی پَرت پر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

مینٹل میں پائے جانے والے ریڈیائی عناصر میں سے انرجی کی ایک بہت بڑی رغیر معمولی مقدار خارج ہوتی ہے۔

یہ انرجی لہروں کی صورت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہے۔ انرجی کے بہاؤ کی وجہ سے زمین کے اندرونی حصے میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔

سست زمینی تحریک:

زمین کے اندرونی حصے میں حرکات (موومنٹ) انرجی کے آہستہ اور بتدریج (مسلسل) بہاؤ (اخراج) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس موومنٹ کو (Slow Earth Movement) کہتے ہیں، یہ حرکات عمودی اور افقی دونوں سمتوں میں ہوتی ہے۔

یہ موومنٹس پہاڑوں سے شروع ہو کر براعظموں تک جاتی ہے۔ یہ تدریجی (سست) موومنٹس فولڈنگ اور فالٹنگ کے عمل کا ذریعہ بنتی ہے۔

زمین کی تحریک کے اثرات:

زلزلے، آتش فشانی توڑ پھوڑ رتخریبی عمل (جوالہ مکھی)، پہاڑوں اور براعظموں کی تشکیل ارتھ موومنٹس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

نامیاتی محرکات:

محرکات جو پہاڑوں سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ نامیاتی محرکات کہلاتے ہیں۔

نامیاتی محرکات کی وجہ سے دو اقسام کے پہاڑ جنم لیتے ہیں۔

(1) فولڈ ماؤنٹینس (2) بلیک ماؤنٹینس

1) فولڈ ماؤنٹینس:

جیسا کہ زمین کے اندرونی حصے میں انرجی کے بہاؤ سے نرم چٹانیں دباؤ کا باعث بنتی ہیں۔ نتیجے کے طور پر اس کی سطح ہموار نہیں رہتی (دراڑوں کا باعث بنتی ہے) یہ عمل فولڈنگ کا عمل کہلاتا ہے۔

اگر دباؤ (پریشر) شدید ہو تو یہ دراڑیں گہری ہوتی ہیں۔ یہ تہہ دار چٹانوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں جس سے فولڈ ماؤنٹینس وجود میں آتے ہیں۔

آراوالی، ہمالیہ، آلپس، روکیز، اینڈیس کے پہاڑ فولڈنگ ماؤنٹین کی مثالیں ہیں۔

2) بلاک ماؤنٹینس:

بعض اوقات اندرونی زمین حرکات کے انرجی کی لہروں کی صورت میں نکلتی ہے اور ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ یہ حالت چٹانوں کے ڈھیر میں کچھاؤ کا باعث بنتی ہے/ پر چٹانوں کو ڈھیر کی صورت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ نتیجتاً چٹانوں کا آرٹ تباہ ہو جاتا ہے اور اس کی ہموار سطح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔ ٹوٹ پھوٹ کے نتیجے میں جو شگاف بنتے ہیں ان شگافوں کو فالٹس کا نام دیا جاتا ہے۔

سخت چٹانوں کی تہوں میں بھی، مختلف سمتوں سے آنے والی انرجی کی لہروں کے دباؤ کی وجہ سے شگاف (فالٹس) پڑ سکتے ہیں۔

جب دو متوازی فالٹس کی پرت کا ایک حصہ اوپر اٹھتا ہے تو یہ ایک بلاک (رکاوٹ) بنا دیتا ہے۔ اس لیے یہ بلاک ماؤنٹینس کہلاتے ہیں۔ بلاک ماؤنٹین کے سرے (Top) عام طور پر چپٹے (Flat) ہوتے ہیں۔ ان کی اونچائی (Peaks) نہیں ہوتی۔ ان کی ڈھلوانیں ترچھی ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر کالہ ڈھاکہ ضلعہ ٹورگھر (خیبر پختونخواہ میں)، انڈیا میں میغالیہ پلیٹو اور یورپ میں بلیک فوریسٹ کے پہاڑ قابل ذکر ہیں۔

دراڑ وادی۔ رفٹ ویلی:

جب زیر زمین انرجی کی موومنٹ کا بہاؤ مخالف اور یک سمتی (ایک جگہ سے پھوٹنے والا) ہو تو زمین کی بیرونی تہہ میں کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت دو متصل فالٹس کی درمیانی جگہ شگاف میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

وہ جگہ جہاں شگاف ہو دراڑ وادی یا رفٹ ویلی کہلاتا ہے۔ رفٹ ویلی کے دونوں ڈھلوان بہت گہرے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقہ میں گریٹ رفٹ ویلی۔

برسازی موومنٹ:

براعظموں کو وقوع پذیر کروانے والی موومنٹ برسازی موومنٹ کہلاتی ہے۔ یا ایسی موومنٹ جو براعظموں کو جنم دے اسے برسازی موومنٹ کہتے ہیں۔

سست زمینی تحریک اسے یا تو زمین کے مرکز کے طرف دھکیلے رکھتی ہے یا پھر زمین کے مرکز سے دور کرسٹ کی طرف لے جاتی ہے۔

کرسٹ کے ایک بڑے حصے میں ابھار پیدا ہوتا ہے۔ جب کرسٹ کا ابھار سطح سمندر سے بڑھ جاتا ہے تو یہ ایک براعظم کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ اس لیے ایسی موومینٹس کو معمار براعظم موومنٹ کہتے ہیں۔ ایسی موومنٹ سطح مرتفع کے پھیلاؤ میں بھی معاون ہو سکتی ہے۔

Excersie

- **Choose the appropriate words to fill in the blanks:**

(i) Himalaya is a _____ mountain.

(a) residual (b) fold
(c) block (d) ancient

(ii) The fractures developed to the rocks due to internal movements (movements in the interior) are called _____.

(a) folds (b) faults
(c) compressions (d) tensions

(iii) If an extensive portion of the crust is raised up, it gives rise to a _____.

(a) continent (b) plain
(c) valley (d) hill

(iv) The movement that give rise to mountains are called _____ movement.

(a) organic (b) fold
(c) block (d) none of these

(v) The slow movements lead to the process of

_____ and faulting.

(a) black (b) folding
(c) both (d) none of these

- **Give brief Information.**

(i) Black mountains (ii) Rift valleys
(iii) Fold mountains

Black Mountains: Sometimes, the movements in the interior give rise to energy waves that move away from each other. Rocks are fractured and they move along the planes of fractures. In hard rock layers, the compression caused by the converging energy waves can also lead to faulting.

When a portion of the crust between two parallel faults is raised up. It appears as a black. Hence, It is called a black mountain. Their tops are generally flat. They do not have peaks. Their slopes are steep.

Rift Valley: When the movement is in the opposite direction and divergent, the crust is subjected to tension. At times, the area between two adjoining faults subsides such areas of subsidence are called rift valleys.

Fold Mountains: As energy mows through the interior of the Earth, soft rocks are subjected to compression. As a result, wrinkles (folds) are developed. This process is called folding. The folds are large and acute. This leads to rising up of the rock layers and thus fold mountains are formed. The Aravalli, Himalayas, Alps, Rockies, Andes etc are examples of fold mountains.

- **Give short answers:**

1. What is folding?

Ans: Soft rocks are compressed when energy moves through the interior of the earth and folds are developed this process is called folding.

2. What do you understand by the term 'slow movements'?

Ans: The horizonal or vertical movements in the interior of the Earth that are caused by the continuous and slow emission of energy are called slow earth movements.

3. What is a fault?

Ans: In hard rock layers, the compression caused by the converging energy waves. Rocks are fractured and they move past each other along the planes of fractures. These fracture lines are called faults.

- **Answer the following questions in detail:**

1. Define slow movements in detail.

Ans: The movements in the interior of the earth that are caused by the continuous and slow emission of energy are called slow earth movements. These movements take place in a horizontal or vertical direction. These movements give rise to mountains and continents. The slow movements lead to the processes of folding and faulting.

2. Explain effects of earth movement.

Ans: Earthquakes, volcanic eruptions, forming of mountains and continents are the effects of earth movements. The movements that give rise to mountains are called organic Movements. Due to these movements two types of mountains are given rise.

i. Fold Mountains i. Black mountains

3. What do you know about epeirogenic movement.

Ans: The movements that give rise to continents are called epeirogenic movements. Slow movements keep on taking place either towards the centre of the earth or away from it towards the crust due to such movements. An extensive portion of the crust is raised up or subsides. When a portion of the crust is raised above sea-level. It leads to the formation of continents. Hence, such movements are also called continent building movements. Such movements may also give rise to formation of extensive plateaus.

یونٹ:3

تیز رفتار زمینی تحریک

اس یونٹ میں ہم اندرونی عوامل کے ذریعے تیز رفتار زمینی تحریک کا مطالعہ کریں گے۔

بعض اوقات زمین کے اندرونی حصے (زیر زمین) اچانک اور بڑے/وسیع پیمانے پر انرجی کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ تیز رفتار زمینی تحریک کو جنم دیتی ہے۔

جیسا کہ اس تحریک کی رفتار (سپیڈ) بہت تیز ہوتی ہے۔ اس لیے اسے ریپڈ موومنٹ کہا جاتا ہے۔

یہ تخریبی موومنٹ ہیں اور عمودی شعاعوں کی صورت میں وقوع پذیر ہوتی ہے۔ یہ محدود جگہوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہم ان کے اثرات زلزلے اور جوالہ مکھی (آتش فشانی) کی صورت میں دیکھتے ہیں۔

زلزلے:

اندرون زمینی موومنٹس کی وجہ سے، کرسٹ (زمین کی بالائی تہہ) کا ایک بڑا حجم کچھاؤ کے زیر اثر ہوتا ہے۔ اگر یہ کچھاؤ ایک خاص حد سے بڑھ جائے تو انرجی کا اخراج بہت شدید اور اچانک ہوتا ہے۔ نتیجتاً سطح زمین تھراتھراہٹ کا شکار ہوتی ہے۔ زمین کی اس تھرتھراہٹ کو زلزلے کا نام دیا جاتا ہے۔ زلزلے پلیٹوں کی موومنٹ ان کی رفتار، ان کے آپس میں ٹکراؤ، آتش فشانی تخریب کاری کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوتے ہیں، زلزلے کی مقدار/حجم کی پیمائش/ریکٹر سکیل میں ایک آلے کی مدد سے کی جاتی ہے۔ جیسے seismography کہا جاتا ہے۔

فوکس آف ارتھ (زمین کا مرکزی مقام) زیر زمین وہ نقطہ ہے جہاں سے انرجی کا اخراج ہوتا ہے۔

اس مرکزی مقام سے، انرجی کی شعاعیں لہروں کی شکل میں سطح پر تمام اطراف میں پھیل جاتی ہیں۔

زلزلے کا اپی سنٹر/(مرکز بیرون زمین وہ علاقہ جو زلزلے کے مقام کے بالکل اوپر واقع ہوا)/ برمرکز (اپی سنٹر) مرکزی مقام کے نزدیک ترین سطح پر واقع ہوتا ہے۔

زلزلے کی لہریں تین اقسام کی ہوتی ہیں۔

(1) پرائمری یا ابتدائی (2) سیکنڈری (3) سطحی لہریں

(1) پرائمری یا ابتدائی:

وہ لہریں جو اندرون میں انرجی کے اخراج کے بعد فوراً اور سب سے پہلے سطح زمین پر پہنچتی ہیں۔ وہ لہریں جو شعاعوں کی صورت میں بہت تیزی کے ساتھ سفر کرتی ہیں۔ پرائمری لہریں کہلاتی ہیں۔ ان لہروں کی وجہ سے چٹانوں کے ذرات آگے اور پیچھے کی طرف حرکت کرتے ہیں۔

(2) سیکنڈری:

یہ لہریں پرائمری لہروں کے بعد سطح زمین پر پہنچتی ہیں اور شعاعوں کی صورت میں تمام اطراف سے زلزلے کے مرکزی مقام/نقطہ کی طرف جاتی ہیں ان لہروں کی بدولت چٹانوں کے ذرات اوپر نیچے حرکت کرتے ہیں جو کہ لہروں کی موومنٹ کے عمودی سمت میں ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ لہریں بہت تخریبی (توڑ پھوڑ) ہوتی ہیں۔

(3) سطحی لہریں:

پرائمری اور سیکنڈری لہریں سطح پر پہنچنے پر اثر انداز ہوتی ہیں اور نتیجے کے طور ہر سطح پر لہروں کا ایک سیٹ/مجموعہ بن جاتا ہے۔ یہ لہریں زمین کے گرد محیط پر پھیل جاتی ہیں اور چٹانوں کے ذرات پر سمت میں حرکت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے یہ سب سے زیادہ تخریب کار لہریں ثابت ہوتی ہیں۔

جوالہ مکھی/آتش فشاں:

زمین پر مختلف عوامل کے ذریعے جو ٹھوس، مائع اور گیسوں کی صورت میں گرم سیال، مادہ کا اخراج ہوتا ہے/بنتا ہے۔ آتش فشاں کہلاتا ہے۔ آتش فشانی کے دوران پانی کے بخارات، مختلف گیسیں، گرم اور پگھلی ہوئی چٹانیں لاوا کی صورت میں پھوٹتی ہیں/باہر نکلتی ہیں۔

تخریب کاری کی نوعیت کی بنیاد پر آتش فشانوں کی اقسام:

سنٹرل وینٹ آتش فشاں:

لاوا کا اخراج اگر پائپ کی صورت میں ہوتا ہے تو یہ سنٹرل وینٹ آتش فشاں کہلاتا ہے۔ اس عمل میں خارج ہونے والا مادہ پائپ نما چیز کے سرے (دھانے) پر جم جاتا ہے اور تکونی آتش فشانی پہاڑ کا

روپ دھار لیتا ہے۔

فشر آتش فشاں:

اس وقت جب ایک آتش فشاں پھٹتا ہے ایسے آتش فشاں فشر آتش فشاں کہلاتے ہیں۔

خارج ہونے والا مادہ شگاف کے کسی کے اطراف میں جمع ہو جاتا ہے اور آتش فشانی پلیٹو (سطح مرتفع) کو جنم دیتا ہے۔

زلزلے اور آتش فشاں:

زلزلے اور آتش فشانوں کی درجہ بندی شکل میں ظاہر کی گئی ہے۔ آپ غور کریں گے کہ زیادہ تر زلزلے اور آتش فشاں پلیٹ مارجن کے ساتھ وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ پلیٹ (اوریئنگ) اور پلیٹ (کنزیومنگ) کے درمیان فرق کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

زلزلے اور جوالہ مکھی (آتش فشاں) اندرون زمین انرجی کے اخراج کا نتیجہ میں یہ اچانک وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ زیادہ زلزلے پلیٹوں کی موومنٹس کا نتیجہ ہیں۔ زلزلے، آتش فشاں پھٹنے کے ساتھ ہی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

زلزلوں اور جوالہ مکھی کی تقسیم/درجہ بندی:

زلزلے اور متحرک جوالہ مکھی خصوصاً پلیٹ مارجنز کے علاقوں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ بحر کا ہل (Pacific Ocean) کے گرد منقسم ہوتے ہیں اس لیے یہ خط علاقہ سرکل آف فائر یا آگ کا گھیرا کہلاتا ہے۔

زمین کا ریسٹ (بالائی حصہ) تیرتے ہوئے مینٹل کے اوپر والے حصے میں واقع ہے۔

اندرون زمین موومنٹ کے نتیجے میں ہونے والے کھچاؤ اور دباؤ کی وجہ سے زمین کا ریسٹ (بیرونی حصہ) کے کچھ حصوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں یہ حصے پلیٹیں کہلاتی ہیں۔

زمین کا بالائی حصہ سات بڑے اور چند ایک چھوٹے پلیٹس میں منقسم ہے۔ پلیٹیں کچھ مارجنز کے ساتھ قائم ہیں جبکہ وہ کسی دوسرے کے کارجن کے ساتھ فنا ہو جاتے ہیں۔

براعظم اور سمندر پلیٹ سرفیس پر ہوتے ہیں۔ براعظمی کرسٹ سیال جبکہ کرسٹ سیما کا بنا ہوتا ہے۔

زمین سات براعظموں پر واقع ہے۔ علاقہ کے لحاظ سے یہ ایشیا، افریقہ، شمالی امریکہ، جنوبی

امریکہ، انٹارکٹکا، یورپ اور آسٹریلیا ہیں۔ براعظموں کے اندرونی میدانوں علاقوں میں ایک ڈھال واقع ہے۔ڈھال زمین کا وہ حصہ ہے جو قدیم ہے اور کبھی بھی زیر سمندر نہیں رہا۔

ایشیا میں پاکستان میں سطح مرتفع پوٹھوہار کی شکل میں ایک علیحدہ ڈھال موجود ہے۔اس لیے جنوبی ہمالیہ تک یہ خطہ برصغیر۔انڈین برصغیر کہلاتا ہے۔

Exercise مشق

- **Choose the appropriate words to fill in the blanks:**

1. There are in all _____ major plates on the earth.

(a) five (b) seven
(c) nine (d) four

2. Richter scale is a unit of measuring the magnitude of an _____.

(a) volcano (b) creation of plate
(c) earthquake (d) earth movement

3. _____ earthquake waves are most destructive.

(a) Primary (b) Secondary
(c) Surface (d) Focal

- **Write short answers.**

1. What is a continent ?

Ans: The vast portions of land that appear over the sea level are called continents.

2. What is an earthquake?

Ans: The shaking of the land due to the movements below the surface is called earthquake.

3. How many types are there of earthquake?

Ans: They are three types of earthquake:

i. Primary waves ii. Secondary waves
ii. Surface waves.

- **Answer the following questions in detail:**

1. Central vent volcano and fissure volcano.

Ans: (1) Central Vent Volcano: If lava is released through

a vent (a pipe like opening), it is called a central vent volcano. In this process, the ejected material gets settled near the mouth at the central vent. This gives rise to conical volcanic mountains. For example, Vesuvius (Italy) and Kilimanjaro (Tanzania).

(2) **Fissure Volcano:** At times, when a volcanic eruption takes place, lava is released through a number of fissures or cracks. Such a volcano is called a fissure volcano. The ejected material treads on either side of the fissures. This gives rise to volcanic plateaus.

2. Primary and surface waves of earthquake.

Ans: (1) Primary Waves: These are the waves first to reach earth's surface immediately after the energy is released in the interior. The waves travelling rapidly in radial direction are called primary waves. Due to these waves, the grains in the rocks move forward and backward in the direction of the waves.

(2)Surface Waves: Primary and secondary waves affect the surface on reaching it. As a result a new set of waves gets generated at the surface. These waves spread along the circumference of the earth. Due to these waves, the grains in the rocks move up and down as also sideways. Therefore, these waves prove to be the most destructive.

3. Define about plates.

Ans: Due to the tension and compression caused by the movements taking place in the interior of the earth, the crust has got ruptured into some parts. These parts are called plates. The earth's crust is divided into seven major and a few minor plates. Plates are formed along

some margins whereas they get consumed along some other margins.

4. Explain the distribution of earthquake and volcanoes.

Ans: Earthquakes and active volcanoes mainly occur in the areas of plate margins. Active volcanoes are mainly distributed around the Pacific Ocean. Therefore, this region is called the 'Circle of Fire'. The earthquake and volcano suddenly occur as a result of energy releasing in the interior of the earth.

5. With the help of a figure, show epicenter, focus, primary, secondary and surface waves of an earthquake.

یونٹ:4

چٹانیں اوران کی اقسام

پچھلی جماعتوں میں ہم زمین کے مختلف حصوں کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ باب میں ہم لیتھوسفیئر یعنی زمین کے ٹھوس حصے کے متعلق معلومات کا جائزہ لیں گے۔

چٹانیں:

زمین پر چند رکچھ کلومیٹر کی گہرای پر واقع قدرتی طور پر پایا جانے وال مرکب چٹان کہلاتا ہے۔

چٹان کی خصوصیات اس میں موجود معدنیات اور وہ عمل جس کے ذریعے معدنیات گھل جاتے ہیں (زیادہ تر چٹانوں میں سلیکا، ایلومینیم، میگنیشئم اور فیرس (آئرن) نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔

چٹانوں کی اقسام:

معلومات کے مطابق چٹانوں کی تین اقسام ہیں۔

a) آتشیں چٹانیں:

لاوا جو کہ زمین کی بالائی سطح پر میگما زیر زمین ٹھوس حالت میں ملتا ہے۔ چٹانیں جو اس عمل کے ذریعے تشکیل پاتی ہیں۔ آتشیں چٹانیں کہلاتی ہیں۔ وہ چٹانیں جو زیر زمین آنے والے مادے کو پرے کر دیتی ہیں۔ وہ چٹانیں یک رکنی چٹانیں کہلاتی ہیں۔

آتشیں چٹانوں کی دو اقسام ہیں:

(1) انٹریوسو اگنیس چٹانیں (2) ایکسٹریوسو اگنیس چٹانیں

(1) انٹریوسو یا مداخل آتشیں چٹانیں:

آتش فشاں پھٹنے کے دوران اوقات زیر زمین موجود میگما ٹھوس حالت میں آجاتا ہے۔ اس مقام پر جو چٹانیں (زیر زمین) بنتی ہیں انٹرویسو آتشیں چٹانیں کہلاتی ہیں۔ مثال کے طور پر گرینائیٹ اور گیرو۔ اس عمل فیگما کے بتدریج ٹھنڈا ہونے کے عمل کے دوران قلمیں بننے کا عمل بھی آہستہ آہستہ شروع ہوجاتا ہے۔ نتیجتاً ان چٹانوں سے بننے والی قلمیں بڑی اور اچھی شکل اختیار کرتی ہیں۔

(2) برآتشی چٹانیں:

اس عمل میں لاوا سطح زمین پر پھیلنے کے بعد ٹھوس شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس دوران بننے والی

چٹانیں ایکسٹرلوسو یا برآتشی چٹانیں کہلاتی ہیں۔مثال کے طور پر سطح مرتفع پوٹھوہار کی ب سالٹروکس۔
سطح زمین پر لاوا بہت تیزی کے ساتھ ٹھنڈا ہوتا ہے۔اس لیے قلمیں بننے کا عمل بھی تیز ہوتا ہے۔
نتیجے کے طور پر ان چٹانوں سے بننے والی قلمیں ہلکے رنگ کی اور نہ ہی اچھی شکل اختیار کرتی ہیں۔

b) تہہ نشین چٹانیں:

وہ چٹانیں جو سطح زمین پر ملتی ہیں، انہیں ہوا، گلیشر جیسے عوامل بہالے جاتے ہیں۔ بہہ جانے والی چٹانیں نچلے حصے رپینڈے میں بیٹھ جاتی ہیں۔ بالائی تہوں کے شدید دباؤ کی وجہ سے نچلی تہیں دب جاتی ہیں اور تہہ در تہہ جمع ہوتی رہتی ہیں اس سے تہہ نشیں چٹانیں جنم لیتی ہیں رتشکیل پاتی ہیں۔ مردہ جانور اور پودے بھی ان تہوں کے ساتھ ہی جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اس لیے ہمیں تہہ نشیں چٹانوں میں سے فوسلز ملتے ہیں۔ سیڈیمنٹری چٹانوں کی مختلف تہیں ان چٹانوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ سینڈ سٹون، لائم سٹون (چونے کا پتھر)، شیل، کورل، وغیرہ ان کی مثالیں ہیں۔

c) انقلاب پذیر چٹانیں:

زمینی حرکت سے پیدا ہونے والے گرم لاوے اور دباؤ کی بدولت حقیقی چٹانوں (آتشیں، تہہ نشیں) کی قلمیں دوبار قلموں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ یہ عمل میٹ مورفک یا انقلاب پذیر چٹانیں تشکیل دیتا ہے۔ جو کہ تقریباً خاصیت اور ساخت رترکیب میں بھی مختلف ہوتے ہیں۔ کرسٹلز کی ساخت اور سائز کے ساتھ، چٹان کا رنگ بھی متغیر (تبدیل) ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہ چٹانیں ری کرسٹلائزیشن کے عمل سے بنتی ہیں۔ میٹا مورفک چٹانیں فوسلز پر مشتمل نہیں ہوتیں۔ کچھ انقلاب پذیر (میٹا مورفک) چٹانیں آتشیں اور تہہ نشیں چٹانوں سے بنتی ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل ٹیبل میں دکھایا گیا ہے۔

چٹانوں کی اقسام	حقیقی چٹانیں	انقلاب پذیر چٹانیں
آتشیں	گرینائیٹ	میٹا انکنیئس
آتشیں	بسالٹ	گنیئسز
آتشیں	گیبرو (دانہ دار آتشی چٹان)	ہمبلنٹ، برسات دار چٹان
تہہ نشیں	لائم سٹون (چونے کا پتھر)	پیچ دار
تہہ نشیں	کول (کوئلہ)	ماربل

تہہ نشیں	سینڈ سٹون	گریفائیٹ، ڈائمنڈ
تہہ نشیں	شیل	سنگ مرر، پرت دار چٹانیں، سلیٹ

چٹانی چکر:

سطح زمین پر پائی جانے والی چٹانوں میں جیسے تہہ نشیں چٹانیں کٹاؤ کے عمل سے بنتی ہیں۔ آتشیں اور تہہ نشیں چٹانوں سے انقلاب پذیر چٹانیں وجود میں آتی ہیں۔ پلیٹ کے خاتمے کے عمل سے یہ تینوں چٹانیں مینٹل میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ یہ سطح پر دوبارہ پرائمری (آتشیں) چٹانوں کی صورت میں آ جاتی ہیں۔ یہ چکر مسلسل جاری رہتا ہے۔ اس چکر کو چٹانی چکر کہتے ہیں۔

سطح زمین سے 100 کلومیٹر کی گہرائی تک کا حصہ لیتھوسفیر (ٹھوس زمین کا بیرونی حصہ) کہلاتا ہے۔ اس کو ہم سرفیس پارٹ کہتے ہیں۔ پہاڑ، ہموار سطح اور سطح مرتفع جیسے لینڈ فارمز کی ورائٹی سطح پر دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ لینڈ فارمز مختلف عوامل کے ذریعے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ لینڈ فارمز کی بڑھوتری کا انحصار چٹانوں کی خاصیت اور عوامل پر ہوتا ہے۔ اس لیے لیتھوسفیئر کے مطالعہ میں چٹانوں کی خصوصیت اور عوامل بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

- **Choose the appropriate words to fill in the blanks:**

1. **The rocks formed in low-lying areas through the deposition of layers of alluvium are called _____ rocks.**
   (a) sedimentary (b) igneous
   (c) metamorphic (d) extrusive
2. **_____ is a metamorphic rock.**
   (a) Marble (b) (b) Basalt
   (c) Sandstone (d) Shale
3. **Diamond is a metamorphic form of _____.**
   (a) carbon (b) limestone
   (c) basalt (d) shale
4. **_____ rocks exposed on the surface are eroded by agents like wind, liver, glacier, etc.**
   (a) Metamorphic (b) Sedimentary
   (c) Igneous (d) none of these
5. **The lave that is ejected on to the _____ surface**

and magma below the surface get solified.

(a) roof's (b) wall's

(c) earth's (d) none of these

- **Give reasons:**

1. Igneous rocks are called primary rocks.

Ans: The lava that is elected on to the earth's surface and the magma below the surface get solidified. Rocks formed through this process are called igneous rocks. As these rocks are fanned out of the material that comes from the interior of the earth, they are also known as primary rocks.

2. Fossils, to some extent, are found in sedimentary rocks.

Ans: The lower layers of sediments deposited are subjected to tremendous pressure by the upper layers and sedimentary rocks are formed. While the layers of sediments are getting deposited, the remains of dead animals or plants also get buried in these layers. Therefore, we find fossils in sedimentary rocks.

3. The colour of rocks and the shape of crystals of metamorphic rock changes.

Ans: Due to the effect of hot lava as well as due to the pressure caused by earth movements, the crystals in the original rocks (igneous or sedimentary) get crystallized again. This process leads to the formation of metamorphic rocks which have an altogether different composition and characteristics. Therefore shape and size of the crystals and the colour of rock changes.

- **Answer the following questions in detail:**

1. Sedimentary rocks and metamorphic rocks.

Ans: Sedimentary Rocks: Rocks exposed on the surface are eroded by agents like wind, liver, glacier, etc. The sediments thus produced are transported and get settled in low-lying areas. The lower layers of

sediments deposited are subjected to tremendous pressure by the upper layers and sedimentary rocks are formed. While the layers of sediments are getting deposited, the remains of dead animals or plants also get buried in these layers.

Different layers of the sediment can be easily seen in these rocks. Examples of sedimentary rocks are sandstone, limestone, shale, corals. etc.

Metamorphic Rocks: Due to the effect of hot lava as well as due to the pressure caused by earth movements, the crystals in the original rocks get crystallized again. This process leads to the formation of metamorphic rocks which have an altogether different composition and characteristics. The shape and size of the crystals and the colour of rock changes. As these rocks are produced through the process of re-crystallization, metamorphic rocks do not contain fossils.

2. Intrusive and extrusive igneous rocks.

Ans: Intrusive Igneous Rocks: During volcanic eruptions, sometimes the magma gets solidified below the earth's surface. The rocks formed at such locations (below the surface) are called intrusive igneous rocks. For example, granite, and gabbro.

Extrusive Igneous Rocks: In this process, the lava gets solidified after spreading over the earth's surface. The rocks formed through this process are called extrusive igneous rock. For example, the basalt rock of Pothohar Plateau.

3. Define rock cycle.

Ans: Sedimentary rocks are formed through the processes of erosion out of the rocks exposed on the surface of the earth. From the igneous and sedimentary rocks, metamorphic rocks are formed. All these three types of rocks move into the mantle in the process of plate consumption. They come to the surface again in the form of primary (igneous) rocks. This cycle goes on continuously. It is called rock cycle.

یونٹ:5

موسمی تغیر وتبدل اور زمین

ہم مختلف اقسام کی چٹانیں جو مختلف عوامل کے ذریعے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔کا مطالعہ کر چکے ہیں۔

چٹانوں کی نوعیت مستقل نہیں ہوتی یہ مسلسل تبدیل ہوتی رہتی ہے۔یہ تبدیلیاں موسمی تغیر وتبدل اور کٹاؤ کے ذریعے عمل میں آتی رہتی ہیں۔ان عوامل کا انحصار ان خاص علاقوں کے آب وہوا پر ہے۔جیسا کہ یہ عوامل سطح زمین پر وقوع پذیر ہوتے ہیں اس لیے انہیں ایکسوجینیس (برنموے باہر کی طرف نمو پانے والا) کہتے ہیں۔

اس بات میں ہم مطالعہ کریں گے کہ کیسے موسمی تغیر وتبدل کا عمل چٹانوں کو کمزور کرتا ہے اور کیسے مٹی کی تشکیل عمل میں آتی ہے۔

موسمی تغیر وتبدل رویدرنگ:

بیرونی چٹانیں آب وہوا سے متاثر ہوتی ہیں۔نتیجتاً یہ ٹوٹ کر بھربھری شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ان چٹانوں کے حصوں کی ہوا میں نمی اور پانی میں حل ہو جانے کی وجہ سے کیمیائی تعاملات وقوع پذیر ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ چٹانوں کے کمزور ہونے کی وجہ بنتے ہیں اور تحلیل ہو کر ٹوٹ جاتے ہیں۔چٹانوں کی ٹوٹ پھوٹ اور تحلیل ہونے کو ویدرنگ کا نام دیا جاتا ہے۔

ویدرنگ کا انحصار چٹانوں کی خاصیت بر بھی ہوتا ہے۔کسی علاقے رخطے کی آب وہوا بھی ویدرنگ کے عمل پر بڑے پیمانے پر اثر انداز ہوتی ہے۔

مکینکل ویدرنگ اور کیمیکل ویدرنگ، ویدرنگ کی دو بڑی اقسام ہیں۔مکینکل وہدرنگ چٹانوں کی توڑ پھوڑ کرتی ہے۔جبکہ کیمیکل وہدرنگ تحلیل کا کام کرتی ہے۔

(1) مکینکل ویدرنگ:

دن کے دوران ٹمپریچر کے بڑھنے سے چٹانوں میں موجود معدنیات پھیلاؤ کا باعث بنتے ہیں اور رات میں جب ٹمپریچر گر جاتا ہے تو اس پھیلاؤ میں رکاوٹ آجاتی ہے۔جیسا کہ یہ عمل چٹانوں میں مسلسل کھچاؤ کا باعث بنتا ہے۔جس سے چٹانوں کا ماس اور ذرات علیحدہ ہو جاتے ہیں اور چٹانیں ٹوٹ جاتی ہیں رمنتشر ہو جاتی ہیں۔

دیکھیں تصویر نمبر 1۔ گرم صحراؤں میں دن میں ٹمپریچر بڑھتے ہوئے ایک خاص حد سے بڑھ جاتا ہے۔ اس وقت یہ عمل بہت شدید ہوتا ہے۔ چٹانوں کے ٹوٹنے سے دھاکا ہوتا ہے اور بارش کا پانی چٹانوں کی دراڑوں میں جذب ہو جاتا ہے۔ ان علاقوں میں جہاں ایک خاص وقت میں ٹمپریچر 0°C سے بھی کم ہوتا ہے۔ پانی جو چٹانوں کی مساموں میں داخل ہوتا ہے برف کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ برف پانی کی نسبت زیادہ جگہ گھیرتی ہے۔ جیسا کہ برف زیادہ جگہ لینے کی کوشش کرتی ہے تو چٹانوں کے ماس میں ایک کھچاؤ پڑ جاتا ہے۔ یہ چٹانوں میں انتشار/ٹوٹ پھوٹ کا باعث بنتا ہے۔

بہت سی چٹانوں میں ٹمپریچر، پانی کا چٹانوں میں انجذاب، اور ہوا میں نمی کا متحد عمل مختلف تہوں میں سکڑاؤ اور پھیلاؤ جیسی تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے۔ نتیجتاً چٹانوں کی تہیں ایک محدود چادر کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اس قسم کی ویدرنگ پرت ریزی یا ایکسفولی ایشن کہلاتی ہے۔

2) کیمیائی ویدرنگ:

چٹانوں میں موجود معدنیات کا توڑ پھوڑ کیمیکل ویدرنگ کہلاتا ہے۔

یہ کیمیائی ری ایکشن پانی کی موجودگی میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ علاقے جہاں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ کیمیکل ویدرنگ تیزی سے عمل میں آتے ہیں۔ کیمیکل تیزی سے عمل میں آتے ہیں۔ کیمیکل ویدرنگ ان علاقوں کے جو مستقلاً منجمد ہوں۔

کیمیکل ویدرنگ کا انحصار چٹانوں کی خاصیت پر ہوتا ہے۔ جب چٹانوں میں موجود معدنیات پانی کے ساتھ کیمیائی تعامل کرتے ہیں تو وہ ان میں تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں چٹان میں توڑ پھوڑ کے عمل سے اس کی خاصیت بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔

مثال کے طور پر ماحول میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ بارش کے پانی میں حل ہو کر نرم کاربونک ایسڈ میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کاربونک ایسڈ میں نمکیات، جیسے چونے کے پتھر میں کیلشیم کاربونیٹ بہت آسانی کے ساتھ حل ہو جاتا ہے اور چونے کا پتھر (لائم سٹون) ٹوٹ جاتا ہے۔ ہوا میں موجود پانی اور نمی چٹانوں میں موجود فیرس کے معدنیات (آئرن کے معدنیات) کے ساتھ تعامل کرتے ہیں۔ یہ چٹانوں میں توڑ پھوڑ کا باعث بنتے ہیں۔

(3) بائیولوجیکل ویدرنگ:

چٹانوں کی دراڑوں سے درختوں کی جڑیں اگتی ہیں۔ یہ چٹانوں کے ماسس میں تناؤ پیدا کرتی ہیں اوران کی دراڑیں گہری ہوجاتی ہیں۔مختلف جانوراور حشرات زمین میں گڑھے کھودتے ہیں۔جیسے چیونٹیوں کا ٹیلا ویدرنگ کے عمل میں انسانی سرگرمیاں بھی قابل عمل ہیں۔

جبکہ ذرائع نقل وحمل کے لیے راہداری کی تعمیر، کنویں کی کھدائی اور کانوں میں سے معدنیات نکالنے کے لیے دھماکہ خیز مواد کا استعمال پر بھی چٹانوں کی ویدرنگ میں حصہ لیتے ہیں۔

ویدرنگ جس میں انسان، جانوراور پودے شامل ہوں، بائیولوجیکل ویدرنگ کہلاتی ہے۔

مٹی اوراس کی اقسام:

زمین کی سطح کی بالائی پرت جو کہ ویدرنگ اور کچھ حیاتیاتی مادوں پر مشتمل ہوں۔سوئیل کہلاتی ہے۔سوئیل ایک اہم قدرتی ذریعہ ہے۔ جو پودوں کی بڑھوتری کے لیے بہت ضروری ہے۔معدنیات اور نا حیاتی مواد کے لیے ایک خطہ/علاقہ دوسرے خطہ/علاقے سے مختلف ہوتا ہے۔سوئیل کی موٹائی، زرخیزی، پانی جذب کرنے کی صلاحیت، مٹی کی اہم خصوصیات ہیں۔ پودوں کی بڑھوتری میں مٹی مندرجہ بالا خصوصیات پر منحصر ہوتی ہے۔آب وہوا، چٹان کی نوعیت، قدرتی وبجی ٹیشن کا پھیلاؤ، نامیاتی مادے، مٹی کی ڈھلوانیں، مٹی کی اقسام ان عناصر پر مشتمل ہوتی ہے۔اگر آپ گہرائی میں جاکر سطح میں سے ٹھوس چٹان تک کی مٹی کا جائزلیں تو آپ کو مختلف نہیں نظر آئیں گی، یہ تہیں افقی مٹی کہلاتی ہیں۔

بالائی تہہ سیدھی اور پودوں کی جڑوں پر مشتمل ہوتی ہے۔اس تہہ کے نیچے آپ کو جزوی یا کلی طور پر نامیاتی مادے (جوٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگے) ملیں گے۔اگلی تہہ چٹان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر مشتمل ہوتی ہے۔سب سے نچلی تہہ اس ویدر (جہاں ویدرنگ کا عمل نہ ہوا ہو) چٹان کی ہوتی ہے۔ایسی عمدہ طریقے سے تیار شدہ افقی مٹی کو بالغ سرزمین کہا جاتا ہے۔ایسی مٹی کی تشکیل کے لیے ایک عرصہ درکار ہوتا ہے۔

وہ مواد جو پہاڑوں کی بنیادوں کے ہمراہ/ساتھ ہوتا ہے وہ مسلسل پانی جذب کرتا رہتا ہے۔اس لیے ایسی مٹی کی تشکیل کے لیے زیادہ تر وقت درکار نہیں ہوتا۔اسی طرح دریائی میدانی علاقوں میں سیلابی مٹی جمع ہوتی رہتی ہے۔ایسی صورت میں بھی مٹی کی تشکیل کے لیے ضروری وقت دستیاب نہیں ہوتا۔نتیجتاً

مٹی میں مختلف عناصر تشکیل نہیں ہو پاتے ایسی مٹی امیچور/نابالغ مٹی کہلاتی ہے۔

مٹی کی اقسام:

مٹی کی خاصیت اور تشکیل/بناوٹ کے لحاظ سے مٹی کی تین اقسام ہیں۔

(1) زونل مٹی/طبقاتی طور منقسم مٹی:

مٹی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ آب و ہوا اس قسم کی ایک علاقے ممیں چٹانوں کی اقسام میں ورائٹی پائی جاتی ہے۔ایسے علاقے کی مٹی کی قسم بہت عمدہ اور ایک جیسی ہوگی۔

زونل مٹی کے علاقے عام طور پر طول کے متوازی ہوئے ہیں یہاں تک کہ چٹانوں کی ایک قسم منجمد کرنے والے علاقے میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔تو آپ پورے علاقے میں ٹنڈرا قسم کی مٹی پائیں گے۔

(2) انٹرازونل مٹی:

خشک علاقوں میں، عام مٹی کا انحصار چٹانوں کا اقسام پر ہوتا ہے۔

لکی مروت رینج پر تیار کی ہوئی مٹی، گرینائیٹ پر تیار سرخ مٹی اور زیریں سندھ طاس میں گیسز چٹانیں، انٹرازونل مٹی کی مثالیں ہیں۔ایسی مٹی جہاں پانی کا نکاس ممکن نہ ہو، سیر ہو جاتا ہے۔ پانی کے منتخب شدہ علاقوں میں وبجھل مواد میں سے Peal مٹی تشکیل پاتی ہے۔وادی کشمیر کی مٹی، اس قسم کی مٹی کے لیے بہترین مثال ہے۔انٹرازونل مٹی مقامی علاقوں اور محدود پیمانوں پر ہوتی ہے۔اس لیے عام طور پر اسے دنیا کے نقشے پر ظاہر نہیں کیا جاتا ہے۔

(3) اے زونل مٹی:

یہ مٹی پہاڑی علاقوں میں، وہدرنگ کے عمل سے بنتی ہے۔مختلف وجوہات کی بنا پر مٹی کا پر عمدہ مواد، ڈھلوان سے مسلسل نیچے بہہ جاتا ہے۔ نتیجتاً جو وقت اس مٹی کی تشکیل کے لیے درکار ہوتا ہے۔دستیاب نہیں ہو پاتا۔اس لیے یہ مٹی نابالغ ہی رہتی ہے۔

مثال کے طور پر ہمالیہ کے پہاڑ کی ڈھلوانوں پر موجود مٹی، دریاؤں کی ڈھلوانوں پر خاص طور پر سیلاب زدہ علاقوں میں یہ سیلابی مٹی ہر سال جمع ہو جاتی ہے۔اس مٹی کی تشکیل کے لیے جو وقت درکار ہوتا ہے دستیاب نہیں ہو پاتا۔اس لیے یہ سیلابی مٹی نابالغ ہی رہتی ہے۔دریائی ڈھلوانوں میں، سیلابی مٹی اور پانی کی دستیابی سے زیر کاشت رقبہ زرخیز ہوتا ہے۔لیکن مٹی نابالغ ہی رہتی ہے۔

Exercise مشق

- **Choose the appropriate words to fill in the blanks:**

1. **Decomposition of minerals in a rock is _____weathering.**
   (a) mechanical (b) biological
   (c) chemical (d) none of these
2. **A soil with well- developed horizons is called a _____ soil.**
   (a) mature (b) immature
   (c) both (d) none of these
3. **The Tundra soil is an example of the _____type of soils.**
   (a) zonal (b) azonal
   (c) intra-zonal (d) podzol
4. **_____ soils are found in the Kashmir Valley.**
   (a) Chestnut (b) kegur
   (c) Tundra (d) Peat
5. **_____ rocks are affected by the climate.**
   (a) Block (b) Fold
   (c) Exposed (d) none of these
6. **_____ seeps along the cracks in rocks:**
   (a) Rainwater (b) Snowfall
   (c) Sunshine (d) none of these

- **Explain the brief:**
  (i) Weathering (ii) Soil
  (iii) Zonal Soil and Intra Zonal soil.

(i) Weathering: This disintegration and decomposition of rocks is called weathering. The intensity of weathering depends on the cohesiveness of the rock, its porosity, the joints present in the rocks, etc. The climate of a region also influences the process of weathering to a great extent.

Mechanical weathering and chemical weathering are the two main types of the weathering. Mechanical weathering mainly leads to the disintegration of rock whereas chemical weathering causes decomposition of rocks.

(ii) **Soil:** The uppermost layer of the earth's surface that is produced through the process of weathering and contains some biotic materials is called soil. Soil is one of the important natural resources. It is a medium necessary for plant's growth.

Soils differ from region to region according to the minerals and organic matter that they contain. The thickness of soil, its fertility and ability to drain water are some of the important properties of soil. The growth of plants in a given soil depends on these properties.

(iii) **Zonal Soil:** Climate plays a dominant role in the formation of this type of soil. The regions of zonal soil generally are parallel to the latitudes.

Intra Zonal soil: It is developed at local levels in the drier regions, hence their extent is limited.

- **Give short answers.**

1. Explain the process of biological weathering.

Ans: The weathering caused by human beings, animals and plants is called biological weathering. Roots of trees grow in the cracks of rocks. This creates stresses in the rock mass and the cracks widen. Different animals and insects dig the land to make holes, eg. anthills made by ants weaken the rock mass.

2. On what factors does the formation of soils depend?

Ans: Climate, nature of rock, the extent of natural vegetation, organic matter, slope of the land and the

period of formation are the factors that influence this formation of soils.

3. What are the types of soils?

Ans: Based on their properties and processes of formation, three types of soils are identified:

i. Zonal Soil ii. Intra Zonal Soil iii. Azonal Soil

4. How do the weathering processes occur in hot deserts?

Ans: In the hot deserts, temperatures within a day very to a great extent. At time, this process is so intense that explosions occur as rocks break.

Answer the following questions in detail:

5. Define mechanical weathering.

Ans: Due to the rising temperature minerals in the rock expand and as the temperature falls during the night, they contract. The intense changing of temperature cause explosions and rocks break in hot areas. Rainwater seeps along the cracks in rocks. Where the temperature drops below 0°C for a period of time, the water that has percolated in the rocks gets converted into ice. Ice requires greater space than water. Stresses develop in the rock mass as the ice tries to acquire greater space. This results in the disintegration of rocks.

6. Discuss on chemical weathering.

Ans: Decomposition of constituent minerals in a rock is called as “chemical weathering”. These chemical reactions take place through the medium of water. It depends on the properties of rocks. For example the carbon dioxide in the atmosphere dissolves in rainwater and this leads to the formation of mild carbonic acid. The water or moisture in the air reacts with the ferrous minerals in rocks. Their rusting leads to decomposition of rocks.

یونٹ:6

آبادی

جیتی جاگتی دنیا میں انسانی گروہ ایک اہم عنصر تشکیل دیتے ہیں۔جنس، عمر، خواندگی، انسانی معاشرے کی مختلف خصوصیات ہیں۔

آبادی کے مطالعہ میں انسانی گروہوں کے مشاہدہ میں مرد اور عورت، بچوں اور بڑوں، خواندہ اور ناخواندہ جیسے عناصر کے تناسب کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔آیئے اس باب میں ایسی ہی کچھ عوامل کا ذکر کرتے ہیں۔

آبادی:

افراد کا گروہ جو دیے گئے وقت میں ایک خاص جگہ قیام پذیر ہو۔اس علاقے کی آبادی تصور کی جاتی ہے۔

آبادی کے مطالعہ کی اہمیت:

پاپولیشن کے مطالعہ سے درج ذیل چیزیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

1- یہ آپ کو وہ تبدیلیاں جو ایک آبادی میں ایک وقت کے بعد رونما ہوتی ہے سمجھنے میں مدد فراہم کرے گا۔

2- یہ شرح اموات، شرح افزائش/ پیدائش اور لوگوں کی نقل وحرکت کے بارے میں معلومات فراہم کرے گا۔

3- مینجمنٹ اور پلاننگ کی سرگرمیوں، جیسے ذراعت، صنعت کاری کے لیے یہ مطالعہ بہت اہم ہے۔

4- اس سے مختلف علاقوں کی آبادی کا تقابلی جائزہ ممکن ہے۔

آبادی کی ساخت:

آبادی کی ساخت کے مطالعہ کے لیے آبادی میں مختلف عمر افراد کا تناسب، جنس کا تناسب، خواندگی کی سطح، شرح اموات و پیدائش، دیہی اور شہری آبادی کا تناسب، آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے۔

A) عمر کے لحاظ سے ساخت:

عمر کی ساخت کا مطلب آبادی کے لحاظ سے مختلف عمر کے افراد کا گروپ ہے۔اس کا مطالعہ مختلف

عمر کے افراد کی تعداد کا آئیڈیا دیتا ہے۔

ذیل میں ایج گروپس کو واضح طور دکھایا گیا ہے۔

15 سال سے کم:

اس عمر کے گروپ میں چھوٹے بچے شامل ہیں جیسا کہ یہ گروپ غیر تعمیری ہے اس لیے اس کو منحصر ایج گروپ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کے بچوں کا تعلیمی اور افزائشی بوجھ اس کے سرپرستوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔

15 سے 59 سال:

اس گروپ میں جوان اور بالغ افراد آتے ہیں یہ تعمیری گروپ ہے۔ یہ وہ گروپ ہے جو انسانی ذرائع مہیا کرتا ہے۔

60 سال یا زیادہ:

اس گروپ میں بڑی عمر کے افراد آتے ہیں۔ اگرچہ اس گروپ کے لوگ تعمیری نہیں ہوتے لیکن دوسرے ایج گروپ انکے محرکات سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ آبادی کی ایج گروپس کے لحاظ سے مکمل درجہ بندی ہمیں سرگرم (ایکٹو) اور منحصر آبادی کے تناسب کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے۔ یہ معاشی منصوبہ بندی میں مدد کرتی ہے۔

B) جنس کے لحاظ سے ساخت:

یہ ساخت آبادی میں موجود مرد اور عورت کی تناسب کی معلومات فراہم کرتی ہے۔

یہ جنس کی شرح ظاہر کرتی ہے۔ یہ شرح 1000 مردوں کے لحاظ سے عورتوں کا تناسب ظاہر کرتی ہے۔

جنس (سیکس) کی شرح نیچے دیے گئے فارمولے سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

$$\text{کل تناسب} = \frac{\text{خواتین کی کل تعداد}}{\text{مردوں کی کل تعداد}} \times 1000$$

2014 کے مطابق پاکستان میں اندازاً ایک ہزار مردوں میں سے 943 خواتین تھیں۔ یہ جنسی تناسب، عورتوں کے علاج، بچے اور منتقلی وغیرہ کے متعلق خواتین کو بااختیار بنانے پر انحصار کرتا ہے۔

ایک متوازن جنسی تناسب، جنسی تعلق، اس سے زیادہ یا اس سے کم تعداد میں سماجی طور پر نقصان

دہ سمجھا جاتا ہے۔

C) شرح پیدائش اور اموات:

دیئے گئے علاقے میں ہر سال کچھ افراد کی اموات ہو جاتی ہیں اور نئے بچے جنم لیتے ہیں علاقے کی پوری آبادی میں پیدائش اور اموات کا تناسب سے بالترتیب پیدائش اور اموات کی شرح کا پتہ چلتا ہے۔ کچھ علاقوں میں پیدائش کی شرح، شرح اموات سے بڑھ جاتی ہے۔ وہاں کے علاقوں میں کی آبادی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آبادی کے اس مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں شرح پیدائش، اموات کی شرح سے زیادہ ہے۔ آفات جیسے سیلاب، قحط، وبائیں یا جنگیں چھڑنے سے شرح اموات میں نسبتاً شرح پیدائش اضافہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں آبادی کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ اگر ایک علاقے میں آبادی تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہے تو اس کے ساتھ قدرتی ذرائع اور مسائل کے انبار میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

آبادی میں بڑھوتری کو ایک خاص حد تک رکھا بہت ضروری ہے۔ ایک علاقے میں دیہی آبادی کی تقسیم دیہی اور شہری علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی تعداد کی بنیاد پر سمجھنے سے کی جاسکتی ہے۔ پاکستان میں شہری علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی تعداد میں نسبتاً دیہی علاقوں میں رہنے والوگوں کی اضافہ ہو رہا ہے۔ دیہاتوں سے کام کے سلسلے میں قصبوں کی طرف آنے والے افراد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

پیشے کے لحاظ سے ساخت:

کسی دیئے گئے علاقے سے آبادی کا پیشہ ورانہ ساخت مختلف ہستیوں میں منسلک لوگوں کے مطالعہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ ایک علاقے میں بنیادی، ثانوی اور۔۔۔۔۔ ہستیوں میں لوگوں کے تناسب کی بنیاد پر یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ علاقہ ترقی یافتہ یا ترقی پذیر۔

وہ خط جس کے لوگوں کا ابتدائی پیشہ ماہی گیری، زراعت سے منسلک ہے ان کا تناسب کے میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ ترقی پذیر مرحلے میں ہیں۔ ان کے برعکس اگر لوگوں کی بڑی تعداد سیکنڈری اور ٹرشری پیشوں سے منسلک ہے تو وہ علاقہ ترقی یافتہ کہلائے گا۔ اس لیے کسی بھی علاقے کی ترقی کا انحصار اس کے

لوگوں کے پیشوں پر ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ پاکستان میں لوگ زیادہ تر ابتدائی پیشے سے منسلک ہیں۔

آبادی کا معیار اور اس پر اثر انداز ہونے والے عناصر:

جب تک ایک علاقے کے لوگوں کی تعداد ایک حد سے زیادہ ہو تو وہ علاقے ترقی نہیں کر سکتا۔ اس لیے آبادی کو ایک تناسب میں ہونا ضروری ہے۔ یہ اس علاقے کی ترقی پر منحصر ہے۔

خواندگی کے علاوہ، ایج گروپ، جنسی شرح، آبادی کا معیار، تعلیم اور صحت پر منحصر ہے۔ یہ عناصر کسی علاقے کی ترقی پر درج ذیل طریقوں پر اثر ڈالتے ہیں۔

1- خواندگی معاشرے کو مہذب اور ترقی کی طرف گامزن کرتی ہے اور غیر ضروری رسم و رواج، غلط عقائد اور روایات کے خاتمے میں مدد کرتی ہے۔

2- لوگوں کی بڑی تعداد، پیشہ ورانہ صلاحیتوں، تکنیکی اور اعلیٰ تعلیم سے منسلک ہے۔ یہ ملک کو ترقی کے راستے پر چلنے کی کوششوں میں مدد کرتی ہے۔

3- اگر لوگوں کی بڑی تعداد کا تعلق تعمیری ایج گروپ سے ہے تو یہ ایک مثبت اثر ہے۔ یہ نا صرف بچوں اور بڑوں کی ترتیب میں مددگار ہوتی ہے بلکہ مختلف پیشہ ورانہ افرادی قوت پر درکار ہوتی ہے۔

خواندگی:

ایک انسان جو پڑھ اور لکھ سکتا ہے خواندہ کہلاتا ہے۔ اس لیے خواندگی کو معاشی اور اقتصادی ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اگر شرح خواندگی اور معیار تعلیم اعلیٰ ہے تو ملک معاشی اور اقتصادی طور پر ترقی یافتہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک مناسب اور متوازن غذا، مناسب ہیلتھ کی عادات، وغیرہ لوگوں کو صحت منداور چست و توانا رکھتی ہیں۔ یہ ان کی کام کرنے کی صلاحیت کو بھی بڑھاوا دیتی ہیں۔ اگر جنس کی شرح متوازن ہے تو یہ معاشی پریشانیاں کم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اوپر دیے گئے عناصر کسی ملک کی معاشی اور اقتصادی ترقی کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔

Exercise مشق

- **Choose the appropriate words to fill in the blanks:**

1. **As per 2014 estm. the proportion of females per 1000 males, in Pakistan is _____.**
   (a)943 (b) 922
   (c)935 (d) 924
2. **According to age, the population is divided into _____ classes.**
   (a)3 (b) 4 (c) 5 (d) 6
3. **The proportion of people living in urban areas is _____ in Pakistan.**
   (a)decreasing (b) increasing
   (c)stablising (d) none of these
4. **A person who can read and write is called _____ person.**
   (a)literate (b) illiterate
   (c)wise (d) none of these
5. **A region does not develop simply because it has a large number of _____.**
   (a)animals (b) people
   (c)both (d) none of these

- **Define the following:**
  (i) Population (ii) Literacy

1. **Population:** The total number of people residing in a specific area at a given time is considered to be the population of that region.
2. **Literacy:** A person who can read and write is called a literate person. Therefore, literacy is considered as an indicator of social and economic progress.

Give short answers:

3. What is the proportion of females per thousand males called?

Ans: The proportion of females per thousand males is called sex ratio. It is obtained by this formula.

$$\text{Sex Ratio} = \frac{\text{Total number of females}}{\text{Total number of males}} \times 1000$$

4. What items are considered in the structure of population?

Ans: Following items are considered in the structure of population; different age group, sex ratio, literacy level, birth and death rates, proportion of urban and rural population, distribution according to the occupation etc.

5. Who are called young or adult people?

Ans: 15 years to 59 years old person are called young or adult people.

6. What do you know about the birth and death rates.

Ans: The proportion of birth and death to the total population of the region gives us the birth and death rates respectively.

- **Answer the following questions in detail:**

1. List the factors influencing the quality of population.

Ans: Beside literacy, age group and sex ratio, the quality of population depends on things like the level of education, health etc. These factors influence the development of a region in the following ways;

(i) Literacy helps in eradicating undesirable customs and traditions and blind beliefs.

(ii) People that are equipped with professional, technical and higher education help the country in its development efforts.

(iii) If a large number of people are in the productive age group, it has positive effect.

2. Describe the importance of population studies.

Ans: Following are the importance of Population studies;

(i) It facilitates the understanding of the changes taking place in a Population over a period of time.

(ii) It provides information about death rate, birth rate, migrations of people etc.

(iii) Such studies are useful for the management and planning of activities like agriculture and industries etc.

(v) Comparative studies of the populations of different regions become possible.

3. What are the reasons for a rise in the death rate?

Ans: The country's birth rate is higher then the death rate. During calamities like floods, famines, epidemics or wars etc, death rate exceeds the birth rate. Under such situations, the population decreases.

4. Define the structure according to proportion of rural urban population.

Ans: The distribution of the rural-urban population in a region can be understood on the basis of the percentage of people living in rural and urban areas. The proportion of people living in urban areas is increasing in Pakistan. A large number of people come to the towns for work from the rural areas.

یونٹ:7

برصغیر اور مسلمان

آئیں اس سال ہم قرون وسطی (چھٹی صدی سے سولہویں صدی) میں برصغیر کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ برصغیر کی تاریخ میں قرون وسطیٰ کا دورانیہ انیسویں صدی عیسوی سے شروع ہو کر اٹھارہویں صدی عیسوی تک کا ہے۔

جاگیردارانہ نظام: پانچویں صدی عیسوی میں رومی سلطنت کا زوال شروع ہوا۔اس کے بعد یورپ میں مرکزی قوتوں کا غلبہ چھایا رہا۔نتیجتاً اس دور کے لوگ اپنی جان و مال کے تحفظ کے لیے تذبذب کا شکار تھے۔

آٹھویں صدی عیسوی میں شہنشاہ شارلیمین نے یورپ کو اپنے زیر تسلط منظم کرنے کی کوششیں کیں۔اس کی وفات کے بعد اس کی سلطنت زوال پذیر ہوگئی اور مرکزی قوت کمزور پڑ گئی۔اس صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مقامی **Chieftains** یا جاگیرداروں نے یورپ کو اپنے زیر تسلط کرنے کے لیے ایک نیا نظام قائم کر دیا۔

اس نظام کو جاگیردارانہ نظام کہتے ہیں۔ جاگیرداروں کی بہت سی ذمہ داریاں اپنے تحفظات، اپنے علاقے کے امن وامان کو قائم رکھنے اور بادشاہ کی جانب سے ملنے والی مدد اور انتظامی انصاف تک محدود تھیں۔ جاگیردار بہت بڑے بڑے قلعہ بند جاگیر گھروں کی تعمیر کرواتے اور ان جاگیروں کو اپنے انتظامات تک محدود رکھتے۔کسان اور مزدور طبقہ ان جاگیرداروں کے تحت اور زیر کنٹرول رہنے پر مجبور تھا۔ وہ غریبوں کا بے دریغ استحصال کرتے اور ان کی زرعی زمینوں کا ایک بڑا حصہ اپنے تصرف میں رکھتے،آہستہ آہستہ وہ ان زمینوں پر قبضہ کر کے ان کو ان زمینوں سے محروم کر دیتے اور ان کو اپنا زرعی غلام بنا لیتے۔ایک زرعی غلام (کمین) ان کا ایک زرعی مزدور ہوتا جس کی اپنی کوئی زمین نہ ہوتی۔اس کو جاگیرداروں کی خدمت کرنا پڑتی ان کی حالت قابل رحم ہوتی۔ان کو کسی قسم کی آزادی نہ تھی اور ان کو بغیر معاوضہ کے کام کرنا پڑتا۔

تاجر طبقہ کا عروج:

انڈیا اور جنوب مشرقی ایشیا سے مصالحے خاص طور پر یورپ کی منڈیوں میں فروخت کئے

جاتے۔ یورپ کے ساتھ اس تجارت میں عربوں کا کردار نہایت اہم تھا۔

قیمتی دھاتیں، کپاس، ریشم، چینی، چائے، کپڑے، اور مصالحے وغیرہ کی یورپ کی مارکیٹوں میں بڑی مانگ تھی۔ قرون وسطی کے دور میں یورپ کی تجارت بڑھ چکی تھی۔

کاروبار اور تجارت کے علاوہ مختلف سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے تاجروں کا طبقہ وجود میں آیا، نئے ابھرتے ہوئے یورپی شہر جیسے وینس اور جینوا مشہور ٹریڈ سنٹر بن گئے۔

اسلام کی آمد:

ساتویں صدی عیسوی میں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے اسلام کی تعلیمات دیں۔ قرآن مجید اسلام کا مقدس متن ہے۔ لفظ اسلام کا مطلب اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر مکمل یقین، اس کی خوشنودی اور رضا، خود سپردگی ہے۔

اسلام کی تعلیمات:

اسلام کی تعلیمات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آخری نبی پر ایمان لانا شامل ہے۔ اسلامی تعلیمات پانچ وقت نماز ادا کرنے، رمضان میں روزے رکھنے، اپنی کمائی کا ایک مخصوص حصہ زکوٰۃ ادا کرنے، حج ادا کرے، اور اپنے ماں باپ کی عزت اور احترام کا درس دیتی ہے۔

عربوں کا عروج:

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات پورے عرب میں پھیل گئی۔ عرب جنوب مغربی ایشیا کا بڑا جزیرہ نما ہے۔ عرب کے لوگ مختلف قبائل میں بٹے ہوئے تھے اور ان قبائل کے درمیان خانہ جنگی جاری رہتی۔ پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے ان کو منظم کیا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے جانشین خلیفہ کہلائے۔ انہوں نے عرب کی پاور کو بڑھاوا دیا۔ ان کی سلطنت کی حدود ہسپانیہ (سپین) میں یورپ سے سندھ تک انڈیا کے مغربی سرحدوں تک پھیلی۔

عربوں کی شراکت:

عربوں نے فنون لطیفہ، سائنس اور ادب کے علاوہ اور خوبصورت اور دیدہ زیب تعمیراتی نقشے بنائے۔ نصف کروی محراب، گنبد، اونچے مینار، پیچ دار نمونے اور لکڑی یا لوہے کی جالی پر ان کے کام ان کے تعمیراتی فن کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ یہ نمونے (style) سپین کی مسجد قرطبہ، مصر میں کائرو کے مقام پر

اور سعودی عرب میں مکہ اور مدینہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

عراق میں بغداد اور شام میں دمشق کے مقام پر بڑے بڑے محلات ان کے طرز تعمیر کا عملی نمونہ ہیں۔ فواروں آبشاروں کے ساتھ ایک باغ کی تعمیر بھی بہت خصوصیت کی حامل ہے۔

عربوں نے تعلیم اور ادب کے میدان میں بھی گراں قدر اور قابل ستائش کارنامے سرانجام دیے۔ ان میں سپین کی مسجد قرطبہ بہت اہم ہے بغداد کے مدرسہ میں طالب علم دور دراز علاقوں سے مطالعہ کے لیے آتے تھے۔

کائرو کی یونیورسٹی میں ایک وقت میں بارہ ہزار طلبہ قیام کر سکتے تھے۔ عربوں نے سائنس پر کئے گئے قدیم یونانی اور انڈیز کاموں کا عربی میں ترجمہ کیا۔ ان کے ذریعے مغربی دنیا نے ریاضی اور آسٹرونومی انڈین تصورات کے ساتھ سیکھے۔ اس دور میں کہانیاں ''عرب کی راتیں'' بھی ترتیب دی گئی ہے۔

عرب کے تاجر ایشا سے یورپ میں بہت سے پودے اپنے ساتھ لائے۔ انہوں نے کینو کی قلمکاری بھی متعارف کروائی اسپین اور پرتگال میں کھجور کے درخت اگائے۔ یہ عرب ہی تھے جنہوں نے گن پاؤڈر، سمتوں کا تعین کرنے والے آلہ (کیمباس) اور مسام دار صراحیاں چائنہ سے یورپ بھیجیں۔

انڈین برصغیر اور دنیا:

قرون وسطی میں عربوں نے عام طور پر ایشیا اور خاص پر انڈین برصغیر میں تجارت میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

عرب حکمرانوں نے اپنی سلطنت کے پھیلاؤ کے لیے انڈیا کا رخ کیا۔ عرب جنرل محمد بن قاسم نے سندھ پر آٹھویں صدی میں حملہ کیا اور راجہ داہر کو یہاں شکست فاش دی۔ یہ حملہ عربوں اور انڈین برصغیر کے درمیان پہلا حملہ تھا۔ اس کے بعد آنے والے وقت میں ترکی، افغانی، سنٹرل ایشا کے فعل انڈین برصغیر میں آئے اور یہاں اپنی حکومتیں قائم کیں۔

Exercise مشق

- **Fill in the blanks:**

1. A serf is a farm labourer who does not **own any** land.
2. Spices from Asia, especially from India and South east Asia were sold in the **European** market.

3. In the **15th century A.D**, the Roman Empire came to an end.
4. The teachings of the Prophet Muhammad (?) spread in **Arabia**.

- **Give short answers:**

1. For what goods was there a demand in European markets?

Ans: There was a great demand in European markets for precious metal, cotton, silk, sugar, tea, fabrics, spices etc.

2. In what fields did the Arabs make remarkable progress?

Ans: The Arabs made remarkable progress in Art, Science, education and literature.

3. What did the Arabs take from China to Europe?

Ans: The Arabs took gun powder, compass and porcelain vessels from China to Europe.

4. What do you know about feudalism?

Ans: After the death of emperor charlemagne empire disintegrated and the central power became weak again. The local chieftains or feudal lords of different regions took advantage of this condition. A new order came into being in Europe under the dominance of these feudal lords. It is known as 'feudalism'.

5. Who is the last prophet of Allah?

Ans: Hazrat Muhammad (ﷺ) is the Last prophet of Allah.

Answer the following questions in detail:

1. What are the teachings of Islam?

Ans: There is only one Allah and Hazrat Muhammad (ﷺ) is the last Prophet of Allah. The teachings of Islam prescribe that one should regularly pray five times everyday, observe fast in the month of Ramzan, spend a part of one's income on zakaat, go on a pilgrimage to Haj at least once in a lifetime and respect one's parents.

2. Define the rising of the merchant.

Ans: Spices from Asia, especially from India and South-east Asia were sold in the European markets. The role of Arabs in this trade with Europe was important. There was a great demand in European markets for precious metals, cotton, silk, sugar, tea, fabrics, spices, etc. During the medieval period, Europe's trade increased. With this, a class of merchants and traders performing various activities related to trade and commerce came into being. The newly emerging European cities like Venice and Genoa became famous trade centres.

3. Explain the contribution of Arabs.

Ans: The contribution of the Arabs to the fields of art, science and literature was remarkable. They developed a beautiful style of architecture. Semi-circular arches, domes, high minarets, intricate designs and lattice work were some of the features of their architecture. For example; mosques at Cordoba in Spain, Cairo in Egypt and at Mecca and Medina in Saudi Arabia.

4. Describe the relation of Indian- Subcontinent and the other world.

Ans: In the medieval period,the Arabs played an important role in the trade in the continent of Asia in general and Indian sub-continent in particular. The Arab rulers turned their attention to India with a view to expanding their empire. The Arab General Muhammad-bin-Qasim invaded the Sindh region in the eighth century, and defeated Raja Dahir there. This invasion was the first political contact between Indian sub-continent and the Arabs. In times to come, the Turks, the Afghans and the Mughals of Central Asia came to Indian sub-continent and established their rule in Indian sub-continent.

یونٹ:8

برصغیر میں عربوں کی آمد

دنیائے تاریخ میں اسلام کی آمد اور اس کا دنیا پر چھا جانا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ اسلام کے بانی ہیں۔ جن کے ذریعے اسلام عرب کے صحراؤں میں پلا بڑھا۔ سب سے پہلے عربوں نے ہی اسلام قبول کیا۔ عربوں نے اسلام کو ایشیا کی سیاست میں ایک طاقتور ترین مقام / قوت دی۔ ایرانیوں نے اسلام کو مضبوط کیا اور ترکوں نے اسے مغرب اور مشرق میں اشاعت کر کے دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں ایک مذہب کا درجہ دیا۔

712ء میں سندھ اور ملتان کے عرب فاتحین:

عرب اور انڈین برصغیر کا ایک لمبے عرصے تک ایک تجارتی تعلق رہا ہے۔ سندھ کو فتح کرنے کے پیچھے بہت سی وجوہات کا فرما تھیں۔ عرب سندھ کی بندرگاہ سے منسلک ہونے کی وجہ سے اس کے ذریعے اپنے سیاسی مذہبی کنٹرول کو بڑھاوا دینا چاہتے تھے۔ وہ سندھ کے حکمران (جو بحری ڈاکو جس نے عربوں کا مال واسباب چرایا تھا) اس کو پکڑنے میں ناکام ہوا تھا۔ سے ناراض تھے۔

عراق کے گورنر حجاج بن یوسف نے خلیفہ ولید کی اجازت سے محمد بن قاسم کو سندھ پر حملے کے لیے بھیجا۔ جس نے سندھ کے حکمران راجہ داہر کے خلاف چڑھائی کر کے اسے ریواڑ کی لڑائی میں شکست دے کر سندھ پر قبضہ کر لیا اور ملتان سے بہت دولت اکٹھی کی۔ اسے لیے اسے سٹی آف گولڈ یعنی سونے کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔

انتظامی نظام:

محمد بن قاسم نے سندھ اور ملتان کو ضلعوں میں تقسیم کیا۔ عرب ملٹری آفیسرز کو اقتاس یا ضلعوں کا ہیڈ تعینات کیا۔ مقامی ہندو آفیسروں کو ضلعوں سب ڈویژن کے انتظامی عہدوں پر فائز کیا۔ عربوں نے غیر مسلموں پر جزیہ عائد کیا۔

محمد بن قاسم کی وفات:

خلیفہ ولید کی وفات کے بعد خلیفہ سلیمان اس کا جانشین مقرر ہوا۔ وہ عراق کے گورنر حجاج بن یوسف کا ازلی دشمن تھا۔ اس نے محمد بن قاسم کو صرف اس وجہ سے کہ وہ حجاج بن یوسف کا رشتے میں داماد

لگتا تھا مسترد کر دیا۔ خلیفہ نے انہیں قیدی بنا کر میسو پوٹیمیا بھیج دیا اور اتنا تشدد کیا کہ ان کی وفات واقع ہوگئی۔ سندھ اور ملتان 150 سال تک خلیفہ کی سلطنت کا حصہ رہا۔ اس کی پاور آہستہ آہستہ زوال کا شکار ہوگئی۔

عرب فاتحین کے اثرات:

سندھ کی فتح کے ساتھ ہی انڈیا میں اسلام کی آمد کا بیج بو دیا گیا۔ عربوں نے انتظامی فن، آسٹرونومی، فن خطاطی، ادویات اور فن تعمیر ہماری زمین سے سیکھا۔ انڈین فلاسفی عددی شماری اور آسٹرونومی عرب سے یورپ تک منتقل ہوئی۔

ترکوں کا حملہ:

ترکوں کی انڈیا میں توسیع:

آٹھویں اور نوویں عیسوی میں ترکوں کی بغداد کے خلیفہ پر بالادستی حاصل ہوگئی۔ یہ عربوں کی نسبت زیادہ جنگجو، جوشیلے تھے۔ انہوں نے عربوں کا شروع کیا ہوا کام مکمل کیا اور ان کے علاقے / مقبوضہ علاقوں کو سندھ اور ملتان سے توسیع کر کے انڈیا تک پہنچ گئے۔

خواتین کا جرأتمندانہ دفاع:

رانی بائی جو کہ راجہ داہر کی بیوی تھی نے سندھ کی دوسری خواتین کے ساتھ مل کر قلعہ ریواڑ میں جرأتمندانہ دفاع کیا۔ جب ان کے اقدامات ناکام ہوگئے تو وہ اپنی عصمت بچانے کے لیے حملہ آوروں کے ہاتھوں سے نکل کر فرار ہوگئیں۔

انڈیا کے اثرات:

برہما گیتا کی سنسکرت میں لکھی گئی کتاب ''برہما سندھانتا'' کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ عربی کاموں میں انڈین سائنسدانوں ھالہ، حنا کا، اور سندباد کا ذکر آتا ہے۔ دھانا بغداد کے ایک ہسپتال میں ایک چیف میڈیکل آفیسر کے عہدے پر فائز رتعینات تھا۔ منا کا ایک فزیشن تھا رتھی اور اس نے خلیفہ ہارون الرشید کی سیریس بیماری میں ان کا علاج کیا تھا۔

سلطان محمود غزنوی:

محمود نے اپنے باپ کا اقتدار سلطنت 998 عیسوی میں اپنے بھائی اسماعیل کو غزنی کی لڑائی میں

شکست دے کر اور قید کر کے سنبھالا۔ اس نے انڈین برصغیر پر 1000 عیسوی میں حملہ کیا۔ یہ ترکوں کا پہلا حملہ آور تھا۔ اس نے ہندو شاہی سلطنت کے حکمران راجہ جے پال، ملتان کے فتح داؤد، اور نگا کوٹ کے آنند پال کو شکست دی۔ اس نے مقر کنوج اور گوالیار کے حکمران چنڈیلا رکو بھی کچلا۔ ہر مہم کے بعد وہ ایک بہت بڑی دولت کے ساتھ غزنی واپس گیا۔ انڈین برصغیر میں محمود کا اہم ترین معرکہ سومنات کے مندر کے خلاف تھا۔ جو کہ کاٹھیاوار کے مقام پر واقع تھا۔ جیسی ہی کاٹھیاوار کا حکمران راجہ بھیما دیو اور اس کے پیروکار اس جگہ سے کہیں گئے اس نے آسانی کے ساتھ مندر کو توڑا اور ایک بھاری دولت جو کہ دو لاکھ دینار سے بھی زیادہ تھی لے کر غزنوی واپس چلا گیا۔

سلطان محمود غزنوی کی خصوصیات:

سلطان محمود غزنوی ایشیا کے مسلمان حکمرانوں میں سے ایک تھا۔ وہ آرٹ اور مراسلہ نویسی کا ان داتا تھا۔ اس نے فردوسی اور البیرونی جیسے سکالرز کی پشت پناہی کی تھی۔

سر ہنری ایلیٹ اپنی کتاب ''ہسٹری آف انڈیا'' میں محمود غزنوی کے 17 حملوں کا ذکر کرتے ہیں اور یہ کہ وہ ہر حملے/معرکے کے بعد وہ بے پناہ دولت کے ساتھ غزنی واپس چلا گیا۔

انڈیا میں غزنوی حکومت کا خاتمہ:

محمود کے جانشین اتنے قابل نہ تھے، اس لیے غور کے علاؤالدین حسین نے غزنی پر حملہ کیا، اسے لوٹا اور پھر جلا دیا۔ 1186 عیسوی میں غزنی کے طاقت گھر کا زوال شروع ہو گیا اور غوری قابض ہو گئے۔

محمد غوری:

محمد انڈین برصغیر کا مشیر اور اہم مسلمان حکمران تھا۔ وہ غزنی اور حیرات کے درمیان ایک پہاڑی علاقہ جو غور کہلاتا تھا، کا حکمران بن گیا۔ اس وجہ سے محمود غوری کے نام سے مشہور ہوا۔

اس کے حملے:

ایک جرأت منداور باہمت حکمران کے طور پر اس نے 1176ء میں انڈین برصغیر پر حملے کئے اس نے اُچ اور ملتان پر قبضہ کیا۔ اس نے 1182ء میں سندھ کو محکوم بنایا اور 1185 عیسوی میں پنجاب اور سیالکوٹ کے قلعہ پر قبضہ کیا۔ 1186ء میں اس نے لاہور کا محاصرہ کیا۔

پہلی ٹرائن کی لڑائی ((1189-1191:

محمود غوری نے بٹھنڈا کا قلعہ فتح کیا اور راجپوت حکمران پرتھوی راج چوہان کی سلطنت کی طرف

پیش قدمی کی۔محمود غوری کے خلاف پرتھوی راج نے ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ پیش قدمی کر کے 1191 میں جنگ ٹرائن میں غوری کو شکست دی۔ پرتھوی راج نے بٹھنڈا بھی واپس لے لیا۔ جو پہلے محمود غزنوی نے قبضہ کیا تھا۔

ٹرائن کی دوسری لڑائی 1192ئ:

محمود غزنوی نے خود کو دوبارہ سے یکجا کیا اور 1192ء میں دوسری مرتبہ پیش قدمی کی اور اس نے ٹرائن کے مقام پر پرتھوی راج کے تحت راجپوت حکمرانوں کی متحدہ قوتوں کو کچل ڈالنے والی شکست دی۔ پرتھوی راج کو قید کر دیا گیا جو بعد میں فوت ہوا۔ٹرائن کی دوسری جنگ نے انڈین برصغیر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہندوستانیوں کے دل میں ترکوں کی حکمرانی کے آغاز کا نشان چھوڑا۔محمود غوری نے قطب الدین ایبک کو اپنا کمانڈر مقرر کیا۔

محمود کی جنگی چالیں:

محمود نے اپنی فوج کو پانچ ڈویژن میں تقسیم کیا۔ چار افواج کو راجپوت فوج پر چاروں اطراف سے حملہ کرنے کو بھیجا اور پانچویں فوج کو محفوظ کر لیا گیا۔ راجپوت بڑی بے جگری کے ساتھ لڑے۔ جب وہ بچی کچی توانائی کھو بیٹھے تو پانچویں فوج کو بھیج دیا گیا۔انہوں نے بڑی ہمت اور جوانمردی کے ساتھ حملہ کیا اور راجپوتوں کو شکست دی۔

راجپوتوں کی چڑھائی رشورش:

1193 سے 1198 تک کے درمیان راجپوتوں کا ڈنکا بجتا تھا۔ 1193-1183 تک بہت سے راجپوت بغاوت پر آمادہ تھے۔قطب الدین ایبک نے انہیں ان کی زمین پر دھول چاٹنے پر مجبور کر دیا اور ان کے علاقوں کو اپنے کنٹرول میں کر لیا۔ انڈیا برصغیر میں محمود غزنوی کے علاقے میں دہلی کو دار الحکومت بنا دیا گیا۔ 1194ء میں چندواڑ کی لڑائی میں محمود غوری نے کنوج کے طاقتور ترین راجپوت حکمران جسے چندرا کے خلاف پیش قدمی کی جس کے پاس انڈین برصغیر کا ایک بہت بڑا حصہ اس کے زیر تسلط تھا۔ چندواڑ کی لڑائی میں جے چند کی آنکھ میں تیر لگا اور محمود غوری کے ہاتھوں قتل ہوا۔ چندواڑ کی فتح نے محمود غوری کو مزید فتوحات رو سعت میں مدد کی۔

بنگال اور بہار کے فاتحین:

محمد بن بختیار خلجی، محمود غزنوی کے کمانڈروں میں سے ایک تھے۔انہوں نے وکرم شالا اور نالندہ

یونیورسٹیاں 1203-1203 میں تباہ کیں۔اس نے انڈیا اور بہار کے حصے بھی فتح کیے۔

محمود غوری کی وفات:

محمود غوری غزنی سنٹرل ایشیا میں اپنے علاقے کے دشمنوں کی پیش قدمی کے لیے واپس چلا گیا۔اس کو دوران نماز شام 25 مارچ 1206 عیسوی میں کچھ شیعہ اور کھوکھر باغیوں نے قتل کر دیا۔

محمود غوری کی خصوصیات:

محمود غوری کو اس کی بہت سی فتوحات اور شمالی انڈیا میں راجپوتوں کے علاقوں میں وسعت دینے کی وجہ سے انڈیا میں ترکش سلطنت کا حقیقی بانی سمجھا جاتا ہے۔

Exercise مشق

- **Choose the appropriate words to fill in the blanks:**

1. **Muhammad-bin-Qasim was sent to conquer _____.**
   (a) Sindh (b) Delhi (c) Ghori
2. **Mahmud Ghaznavi defeated _____the ruler of Hindu Shahi dynasty.**
   (a) Jai-Chand (b) Jai-Pal (c) Rajya
3. **Somnath temple was concurred by Mahmud Ghaznavi in_____.**
   (a) 1025A.D. (b) 1027A.D. (c) 1001A.D.
4. **In the First Battle of Tarain Muhammad Ghori was defeated by_____.**
   (a) Sabuktigin (b) Ghiyas-ud-din
   (c)Prithivi-Raj
5. **The Commander of Muhammad Ghori was _____.**
   (a) Qutb-ud-din-Aibak (b) Balban
   (c) Nasir-ud-din

- **Fill in the blanks.**

1. Prophet Hazrat Muhammad (ﷺ) was the founder of **Islam**.
2. Muhammad-bin-Qasim invaded Sind in **712** A.D.
4. In the Second Battle of Tarain Muhammad Ghori killed **Prithvi Raj**.

5. Muhammad-bin-Baktiyar Khilji captured Nadia in **Bengal** and parts of Bihar.
6. Muhammad Ghori was considered to be the real founder of a **Turkish** Empire in Indian sub-continent.

- **Match the columns:**

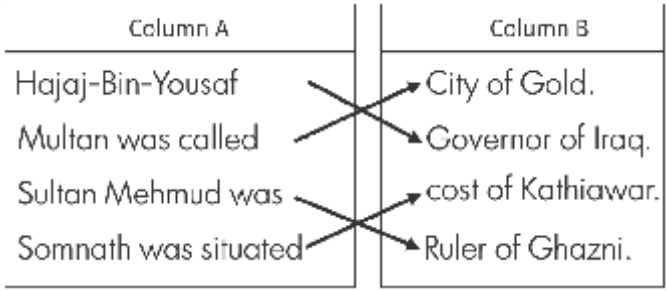

- **Give short answers:**

1. Write a note on the administrative system of Arabs in Sindh?

Ans: Muhammad-bin-Qasim divided Sindh and Multan into a number of Iqtas or districts. Arab military officers were appointed as heads of the Iqtas. Local Hindu officers were allowed to administer the sub-divisions of the districts. The Arabs imposed Jizya on non-muslims.

2. Who dismissed Muhammad-bin-Qasim and Why?

Ans: Caliph Sulaiman was an arch enemy of Hajjaj-bin-Yousaf, the Governor of Iraq. He dismissed Muhammad-bin Qasim as he was the son-in-law of Hajjaj-Bin-Yousaf.

3. Who were the rulers defeated by Mahmud Ghaznavi?

Ans: Mahmud Ghaznavi defeated Raja Jai Pal, the ruler of the Hindu Shahi dynasty, Fateh Daud of Multan and Anandpala of Nagarkot. He also crushed the Chandelas, the rulers of Mathura, Kanauj and Gwalior.

4. What were the regions invaded and captured by Muhammad Ghori?

Ans: He captured Multan and Uch. He subjugated lower Sindh in 1182 A.D. In 1185A.D. He invaded Punjab and captured the Fortress of Sialkot. In 1186 A.D. he besieged Lahore.

5. Why was the Battle of Chandwar important in the history of Indian Sub-Continent?

Ans: In the battle of Chandwar, Jaichand was struck in the eye by an arrow and he was killed by Muhammad Ghori. The victory at Chandwar helped Muhammad Ghori to extend further into Indian sub-continent.

- **Answer the following questions in detail:**

1. Write about the Arab conquest of Sindh and Multan and its effects on Sub-Continent.

Ans: Muhammad Bin Qasim marched against Dahir the ruler of Sindh, defeated him in the Battle of Rewar and captured Sindh. He also capturned Multan, the city of Gold.

The conquest of Sindh sowed the seeds for the coming of Islam into India. The Arabs learnt the art of administration, astronomy, music, painting, medicine and architecture from our land.

Indian Philosophy, numerals and astronomy were taken by the Arabs to Europe.

2. Give an account of the First and Second Battle of Tarain.

Ans: First Battle of Tarain (1191 A.D) in 1189 A.D. Muhammad Ghori, captured the fortress of Bhatinda and advanced into the kingdom of Prithvi-Raj Chauhan, the Rajput ruler. Prithvi-Raj marched against him with a large force and defeated Muhammad Ghori in the Battle of Tarain in 1191 A.D. Prithvi-Raj also recovered Bhatinda, which was earlier occupied by Mahmud Ghaznavi.

Second Battle of Tarain (1192 A.D.): Muhammad Ghori re-enforced himself and marched against

Prithvi-Raj for the second time in 1192 A.D. He gave a crushing defeat to the combined forces of the Rajput rulers under Prithvi-Raj at Tarain. Prithvi-Raj was imprisoned and later put to death. The Second Battle of Tarain marked the beginning of the Turkish rule in the heart of Hindustan for the first time in Indian sub-continent history.

3. Explain about some Rajput uprising.

Ans: Between 1193 and 1198 A.D. there were many Rajput uprisings. Qutb-ud-din Aibak put them down and brought many of their territories under his control. Delhi was made the capital of Muhammad Ghori's territory in Indian sub-continent. Battle of Chandwar (1194 A.D.) Muhammad Ghori marched against Jaichandra, In the Battle of Chandwar, Jaichand was struck in the eye by an arrow and he was killed by Muhammad Ghori. The victory at Chandwar helped Muhammad Ghori to extend further into Indian sub-continent.

4. Write down about some Turkish invasions on Sub-Continent?

Ans: The Turks got the upper hand over the Caliphs of Baghdad in the 8th and 9th centuries. They were more aggressive than the Arabs. They completed the work begun by the Arabs and extended their dominion beyond Sindh and Multan into India.

- Rani Bai, the wife of Raja Dahir and the other women of Sindh put up a heroic defence within the Fort of Rewar.
- Arabic works mention the names of Indian scientists like Bhala, Manaka and Sindbad. Dhana was appointed as a chief Medical officer in a hospital at Baghdad. Manaka, a physician cured a serious disease of Caliph Harun-al-Rashid.

یونٹ:9

دہلی کی سلطنت

ترکوں نے انڈین برصغیر میں حملے گیارہویں صدی عیسوی میں شروع کر دیے۔ اپنے علاقوں کو وسیع کرتے ہوئے ترکی انڈیا کے شمال مغربی سرحدوں (اب خیبر پختونخواہ) تک پہنچ گئے۔ سلطان محمود غزنوی نے انڈیا میں بہت حملے کئے۔ اس نے مقرا، کنوج اور سومنات کے امیر ترین مندروں کا صفایا کیا اور اپنے ساتھ بہت بڑی تعداد میں دولت لے گیا۔

بارہویں صدی عیسوی میں غور کے علاقے (جو افغانستان میں واقع ہے) سلطان محمود غوری نے انڈیا پر حملے کئے۔ اس نے قطب الدین ایبک کو انڈین برصغیر میں جو علاقے فتح کئے گئے تھے ان کی نگرانی کے لیے مقرر کیا۔ محمود غوری کی وفات کے بعد ایبک نے انڈیا کے علاقوں کو اپنے تحت حکمرانی شروع کر دی۔ راجپوت اور ترک شرفاء نے اس کی مخالفت شروع کر دی۔ اس نے ان مخالفت کا سامنا کر کے اپنی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ دہلی میں قطب مینار کی تعمیر اس کے دور حکومت میں شروع ہوئی۔ 1210 میں لاہور میں پولو کھیلتے ہوئے اس کی وفات ہوئی۔

التمش:

قطب الدین ایبک کی وفات کے وقت التمش بدون کے علاقے کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ دہلی کے شرفاء نے انہیں اپنا چیف مقرر کرنے کا ارادہ کیا۔ ان کو بہت چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا اس نے بنگال اور گنگا جمنا کے دریاؤں کے علاقوں کے رہنے والوں اور راجپوتوں کی بغاوتوں کو کچل ڈالا اور اپنی حکومت قائم کی۔ بغداد کے خلیفہ نے اس کی گراں قدر خدمات اور (Achievenmts) کے پیش نظر اسے التمش کا خطاب دیا۔ سلطان کا مطلب ہے۔ ریاست کا سربراہ۔ التمش دہلی کا پہلا سلطان کہلایا۔ اس نے سلور کا سکہ ڈھالا جو ٹنکا کے نام سے مشہور ہوا۔

رضیہ:

التمش نے اپنی بیٹی رضیہ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ اس نے اسے بہترین تعلیم دلوائی۔ رضیہ نے اپنے باپ کے دور حکومت میں انتظامیہ کا تجربہ لے رکھا تھا۔ وہ بہادر تھی اور اپنے کام کے بارے طاق تھی اور حکومت سنبھالنے کی اہلیت رکھتی تھی۔ اسے خود جنگ کے دوران فوج کی سربراہی کرنا پڑی۔ تاہم اس

دور کے معاشرے کے لیے عورتوں کی حکمرانی نا قابل قبول تھی۔ اس لیے اسے دربار میں بہت سے مخالفین کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ ان کو باز رکھنے میں کامیاب نہ ہوسکی اور 1240 میں اسے قتل دیا گیا۔ انڈین برصغیر کی وہ پہلی خاتون تھی جس کے حصے میں دہلی کا تاج آیا۔

بلبن:

رضیہ سلطانہ کے بعد بلبن وہ اہم سلطان تھا جسے تاج پہنایا گیا۔ اس نے ایودھیا، بنگال اور سندھ میں باغی سرداروں کے سر کچلے۔ اس نے منگول حملہ آوروں سے انڈیا کی شمالی مغربی سرحدوں کا تحفظ کیا۔ بلبن 1286ء میں فوت ہوا۔ اس دور میں اس وقت کا مشہور فلاسفی اور شاعر امیر خسرو ہوا کرتا تھا۔

علاؤالدین خلجی:

علاؤالدین خلجی 1296ء میں دہلی کا سلطان بنا۔ اس کی خواہش تھی کہ اس ریاست کا رقبہ بہت وسیع ہو۔ اس نے منگول حملہ آوروں سے اپنی سلطنت کا دفاع کیا۔ وہ گجرات اور ملوا کو اپنے زیر تسلط لایا۔ اس نے چتوڑ اور رنتھم پھوڑ کے قلعے اپنے قبضے میں لیے۔ راجستھان کے زیادہ تر بادشاہوں نے علاؤالدین خلجی کے غلبہ کو قبول کیا۔ علاؤالدین نے جنوبی قوتوں کو ختم کر کے ان سے اپنی سرداری منوائی۔ اس لیے ان نے جنوب میں عرصہ دراز تک حکمرانی کی۔ علاؤالدین کا اپنی انتظامیہ پر مکمل اختیار تھا۔ وہ محصول اراضی کی پیداوار کے نظام میں بہتری لایا۔ کاشتکاری کے تحت زمین کی پیائش کا محصول مستحکم کیا۔ اشیائے خورد ونوش کی سپلائی کو یقینی بنانے کے لیے علاؤالدین نے ان اشیاء کی قیمتیں مستقل کر دیں۔ اس نے وزن اور پیائش رناپ تول پر سخت اقدامات کئے۔

محمد تغلق:

محمد تغلق 1325ء میں سلطان بنا۔ اس کی سلطنت کے علاقے شمال میں پشاور سے لے کر، جنوب میں مادورائی اور مغرب میں سندھ سے، مشرق میں آسام تک پھیلی ہوئی تھی۔ محمد نے اتنی وسیع وعریض سلطنت کی انتظامیہ اور بہتری کے لیے اقدامات کئے۔ اس نے اپنا دارالحکومت دہلی سے دیوگری منتقل کیا تا کہ مرکز میں ہونے کی وجہ سے منگول حملہ آوروں سے دور اور محفوظ ہو۔ اس نے اس کا نام دیوگری سے تبدیل کر کے دولت آباد رکھا۔ یہ منتقلی اس کے دربار پول، شرفاء اور اس کے اپنے کاموں کے لیے مشکلات کا باعث بنی اور اس نے اسے دوبارہ اپنی پہلی جگہ پر بھیجنے کا فیصلہ کرلیا۔

محمد نے کرنسی میں اصلاحات کرنے کی کوشش کی۔ اس نے تانبے کے سکے ڈھالے اور حکم جاری کیا کہ سونے اور چاندی کی بجائے تانبے کے سکے استعمال میں لانے چاہیے۔ تاہم تانبے کے سکے ڈھالنے پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔ اس سے رقوم کی منتقلی شدید کشمکش کا باعث بنی۔ تاہم اس نے تانبے کے برعکس سونے اور چاندی کے سکوں میں لین دین کا انتظام کیا۔ یہ حکومتی خزانے پر ایک خسارے کا باعث بنا۔ اس کو یہ سکیم بھی واپس لینا پڑی۔

محمد نے زراعت کے شعبے میں اصلاحات کی کوشش کی۔ اس نے اس کے لیے اس شعبے میں کچھ زمین مختص کی اور اس پر غیر استعمال شدہ زمین پر کاشتکاری کا حکم دیا۔ اس سکیم پر بھی مناسب عمل درآمد کیا جا سکا۔ آفیسرز نے اس اسکیم کی آڑ میں بہت غبن کیا۔ اس لیے اس کی یہ سکیم بھی ناکام ہوگئی۔ محمد تغلق خیالات تک محدود آدمی تھا۔ لیکن اس کے پاس عمل درآمد کروانے کے لیے مہارت نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے پاس اچھے آئیڈیا ہونے کے باوجود ناکام ثابت ہوتا تھا۔ اس دور حکومت کے آخری سال ہر طرف بغاوت اور افراتفری کا دور تھا۔ اس کی سلطنت اس کی زندگی میں ہی التواء کا شکار ہوگئی۔ وہ 1351ء میں وفات پا گیا۔

فیروز تغلق:

محمد تغلق کے بعد فیروز تغلق دہلی کا سلطان بنا اس نے عوامی فلاح و بہبود کے لیے سکیمیں متعارف کروائیں۔ اس نے محمد تغلق کے دور میں کسانوں کو دیئے گئے قرضہ جات معاف کر دیئے۔ ستلج اور جمنا دریا پر نہریں کھدائیں۔ اس نے کسانوں کو زیادہ بہترین کاشتکاری کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی اور ٹول ٹیکسوں کی ادائیگی معطل کر دی جو لوگوں پر بوجھ تھے۔

اس نے فیروز پور، جون پور، حصار اور فیروز آباد کے قصبے بنوائے۔ قطب مینار کی تعمیر بھی اس کے دور میں مکمل ہوئی۔ نصیر الدین محمد تغلق سلطنت کا آخری سلطان تھا۔ اس کے دور میں 1398ء میں منگول حکمرانوں نے انڈیا پر حملہ کر گیا۔ وہ اپنے ساتھ دلی اور اس کے گردونواح میں بہت سی دولت لوٹ کر اپنے ساتھ لے گیا۔ اس کے فوراً بعد تغلق دور کا اختتام ہوگیا۔

تغلق کے بعد سیدوں نے دلی کا تخت سنبھالا۔ سید لودھیوں کے ذریعے جانشین بنے۔ ابراہیم لودھی سلطانوں میں سے آخری سلطان تھا۔ اس کے خود پرست مزاج نے بہت سے دشمنوں کو جنم دیا۔

افغان سردار بھی اس کے خلاف ہو گئے۔ پنجاب کے گورنر دولت لودھی نے بابر کو جو کابل کا حکمران تھا کو ابراہیم لودھی کے خلاف لڑنے کی دعوت دی۔

1526ء میں بابر نے ابراہیم لودھی کو شکست دے دی اور اس کے ساتھ ہی دہلی کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

Exercise مشق

- **Choose the appropriate words to fill in the blanks:**

1. **The construction of Qutub Minar started during the regime of _____.**
   (a)Iltutmish (b) Muhammad Tughlaq
   (c)Qutubuddin Aibak
2. **Iltutmish minted the silver coin called the_____.**
   (a)hona (b) rupaya (c) tanka
3. **Muhammad Tughlaq renamed as _____ Daulatabad.**
   (a)Ranthumbhur (b) Deogiri (c) Kanaui
4. **_____ was the last ruler of the Tughlaq Sultante.**
   (a)Nasir-ud-Din (b) Muhammad Tughlaq
   (c)Qutubuddin Aibak
5. **In _____ Babur defeated Ibrahim Lodi and with that ended the Sultante of Delhi.**
   (a)1520 A.D. (b) 1526 A.D. (c) 1525 A.D.

- **Give short answers:**

1. **Why did Alauddin Khalji fix the prices of some commodities?**

Ans: He fixed the price of some commodities to ensure the supply of essential commodities to his army at fair prices.

2. **Why did Muhammad Tughlaq shift the capital from Delhi to Deogiri'?**

Ans: He shifted his capital from Delhi to Doegiri so as to have the capital at the centre of his empire, safe and away from the Mongol invades.

3. Which towns did Firuz Tughlaq set up?

Ans: He setup new towns like Firozpur, Jaunpur, Hissar and Firozabad.

4. When did the Mongol ruler Timur invade on India?

Ans: The mongol ruler Timur invaded on India in 1398.

5. When did Balban die?

Ans: Balban died in 1287.

- **Answer the following questions in detail:**

1. What reforms did Alauddin Khalji bring about?

Ans: Alauddin Khalji became the Sultan of Delhi in 1296 A.D. It was his ambition to convert his kingdom into a vast empire. He protected his kingdom against the Mongol invaders. He captured the forts of Ranthumbhor and Chittod. Most of the kings in Rajasthan accepted the dominance of Alauddin Khilji. He expanded his rule in the South. Alauddin had a firm hold over his administration. He improved the land revenue system.

2. Why did Muhammad Tughlaq have to take back his scheme of minting new copper coins?

Ans: He tried to reform the currency. He had to take back his scheme of minting new copper coins because there was no control over minting the copper coins that made a lot of confusion in the transactions. This put a tremendous strain on the government treasury.

3. What did Firuz Tughlaq do for public welfare?

Ans: He introduced some schemes of public welfare. He waived off the loans that Muhammad Tughlaq had given to farmers. He dug canals on the Sutluj and the Yemuna rivers. He encouraged farmers to bring more land under cultivation. He cancelled those taxes that were burdensome to the people. He setup new towns like Firozpur, Jaunpur, Hissat and Firozabad.

4. What do you know about Razia Sultana?

Ans: Iltutmish had appointed his daughter Razia as his successor. He had given her the best of education. She

also had some experience of administration during the reign of her father. She was capable, brave and also interested in the welfare of her subjects. She used to lead the military campaigns herself. However, the contemporary society was not prepared to accept a woman as a ruler. Therefore, she had to face opposition from many noblemen in her court. She was not successful in her attempts to control them. She was assassinated in 1240 A.D. She was the first and only woman ever to ascend the throne of Delhi.

- **Give reasons.**

(i) The Khalif of Baghdad recognized Iltutmish as a Sultan.

Ans: The Khalif of Baghdad acknowledged the value of his achievement and recognized Iltutmish as a Sultan. Because Iltutmish crushed the revolts of the Rajputs and also those in the regions of Ganga and Yammna rivers and Bengal and stabilized his power.

(ii) Muhammad Tughlaq's scheme of the department of agriculture did not succeed.

Ans: He started the department of agriculture, for cultivating, unused land and when there was a rise in production if crops were taken in rotation. But this scheme was not implemented properly. The officers embezzled large amounts of money' so, This scheme of his was failed.

یونٹ:10

مغل طاقت I کی بنیاد اور وسعت

1526ء میں دہلی کی سلطنت اختتام پذیر ہوئی اور مغل دور قائم ہو گیا۔ اس باب میں ہم مغل طاقت کی بنیاد اور اس کی وسعت کا جائزہ لیں گے۔

ظہیر الدین بابر:

مغل سلطنت کا بنیاد ظہیر الدین بابر تھا۔ وہ سنٹرل ایشیا میں فرغانہ کا بادشاہ تھا۔ سنٹرل ایشیا میں طاقت کے حصول کی کوششوں کی وجہ سے اس میں مستقل مزاجی نہ تھی۔ اس نے افغانستان میں کابل، غزنی اور اردگرد کے علاقے فتح کئے۔ اس نے افغانستان میں اپنی حکومت قائم کی۔ اس نے انڈیا میں دولت کے بارے میں سن رکھا تھا۔ اس لیے اس نے انڈیا پر حملے کا منصوبہ بنایا۔

ابراہیم لودھی کے دور میں دہلی کی سلطنت:

دولت خان سلطنت کے تحت اس وقت پنجاب کا گورنر تھا۔ ابراہیم لودھی اور دولت خان کے رشتے میں کسی وجہ سے دراڑیں پڑ گئیں۔ دولت خان نے ظہیر الدین بابر کو حملے کی دعوت دی۔ موقع پا کر ظہیر الدین بابر نے انڈین برصغیر پر حملہ کر دیا۔ ابراہیم لودھی نے اپنی فوج کے ساتھ بابر کو باز رکھنے کی کوشش کی۔ ابراہیم لودھی اور بابر نے درمیان پر لڑائی 21 اپریل 1526 میں پانی پت کے مقام پر پر ہوئی۔ اس لڑائی میں بابر نے جارحانہ آلات کا بے دریغ استعمال دیا۔ ابراہیم لودھی کی فوج کو شکست دے دی۔ اس جنگ کے بعد اس نے دلی کی طرف پیش قدمی کی۔ انڈین برصغیر کی تاریخ میں یہ پانی پت کی پہلی لڑائی کے نام سے جانی جاتی ہے۔ پانی پت کی لڑائی کے بعد بابر نے راجپوتوں کی طرف مخالفانہ رخ کیا۔ ماوادکے رانا سانگا نے تمام راجپوت بادشاہوں کو اکٹھا کیا۔ یہ لڑائی خانوا کے مقام پر بابر اور رانا سانگا کے درمیان ہوئی رانا سانگا اور اس کی افواج بے جگری اور جوان مردی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ لیکن بابر کے جارحانہ آلات، توپ خانے اور محفوظ فورسز نے ایک اہم اور کامیاب کردار ادا کیا۔ رانا سانگا کی فوج شکست کھا گئی۔ اس طرح بابر راجپوتوں کی مخالفت کے ساتھ تخت و تاج پر قابض ہو گیا۔ بابر نے 1530 میں وفات پائی۔

ہمایوں:

بابر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہمایوں جانشین مقرر ہوا بابر نے افغانی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اس

لیے افغانی مغلوں کے خلاف تھے۔ ہمایوں اور بہار میں افغانیوں کے سربراہ شیر شاہ سوری کے درمیان چوسا کے مقام پر لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں ہمایوں کو شیر شاہ سوری کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ چوسا کی لڑائی میں شیر شاہ سوری کو شیر شاہ کے نام سے نوازا گیا۔ 1540ء میں ایک دوسری جنگ ہمایوں اور شیر شاہ سوری کے درمیان کھنوج کے مقام پر ہوئی۔ شیر شاہ سوری نے دوبارہ ہمایوں کو شکست دے دی۔ شیر شاہ سوری نے دلی اور آگرا پر قبضہ کر لیا۔ ہمایوں نے بابر کا قائم کیا ہوا اقتدار کھو دیا۔ شیر شاہ سوری نے دلی میں سوری سلطنت سے اپنی حکومت قائم کی۔ اگلے آنے والے پندرہ سال ہمایوں کو اپنی سلطنت کے بغیر ہی گزارنا تھے۔

شیر شاہ سوری:

شیر شاہ سوری نے دلی پر حکمرانی قائم کرنے کے بعد اپنے علاقوں میں مزید وسعت کرنا شروع کر دی۔ اس کی سلطنت میں بنڈلکھنڈ اور مالوا، راجستھان کا ایک بہت بڑا حصہ، سندھ اور ملتان اور بشمول پنجاب شامل تھا۔ شیر شاہ سوری نے اپنی ریاست میں ایک مؤثر اور قابل عمل نظم ونسق قائم کیا۔ اس نے کسانوں سے پیدا ہونے والی زرعی پیداوار کا ایک مخصوص حصہ حکومت کے لیے مخصوص کر دیا۔ اس نے ریاست میں امن واستحکام قائم کیا۔ لوگوں کی فلاح و بہبود کی طرف خاص توجہ دی۔ اس نے ہائی وے پر سڑکوں اور کناروں کا جال بچھایا اور سرائے تعمیر کروائے اور دوسرے حصول سے اپنی ریاست کے دار الحکومت کو جوڑا۔ فوج کی نقل وحرکت اور پوسٹل سروس کی دوڑ کے لئے سرائے کی تعمیر بہت اہم تھی۔ شیر شاہ سوری نے کرنسی میں اصلاحات متعارف کروائیں۔ روپیہ اسی نے متعارف کروایا۔ اس نے تجارت اور کاروبار میں حوصلہ افزائی کی ریاست کے اندر استعمال کی چیزوں پر غیر ضروری ٹیکسوں کو معاف کر دیا ہے۔ شیر شاہ سوری انصاف پسند حکمران تھا۔ عام لوگوں کے انصاف کو خاص طور پر مدنظر رکھتا تھا۔ اس نے غریبوں کے لیے anna-chhatralavas مفت کھولا۔ یتیموں اور بیواؤں کی مدد کو یقینی بنایا۔ اس نے ایک ہی وقت لوگوں کی فلاح بہبود کو یقینی بنانے کے لیے ایک مؤثر نظم ونسق قائم کیا۔ شیر شاہ سوری نے 1545 میں وفات پائی۔

اکبر:

ہمایوں نے افغانیوں سے دہلی دوبارہ اپنے قبضے میں کر لیا۔ اس نے تھوڑے عرصے بعد ہی وہ

وفات پا گیا اور اس کا بیٹا اکبر جانشیں مقرر ہوا۔ چار و تا چار اکبر کو افغانیوں کے خلاف لڑنا پڑا۔ 1556ء میں پانی پت کے مقام پر افغان سلطان کے جنرل ہیمو سے اور سوری سلطنت کے محمد عادل شاہ کو شکست دی۔ یہ مغلوں کی یقینی فتح تھی۔ سوری سلطنت کا اب مکمل طور پر خاتمہ ہو چکا تھا۔ یہ پانی پت کی دوسری جنگ کہلاتی ہے۔ اکبر ایک عقلمند اور چوکنا: محتاط رسر براہ تھا۔ اس نے نقصان دہ سماجی رسوم و رواج کو چیک کیا۔ اس کے جنگوں میں قید کئے گئے فوج کو غلام بنانے کی پریکٹس کو ختم کیا۔ اس نے جزیہ اور حج کے ٹیکس کو ختم کر دیا۔ اس نے بچیوں کو قتل کرنے اور ستی جیسی رسوم کو ختم کر دیا۔ بیواؤں کی دوبارہ شادی کی اجازت دی۔ اکبر کی پالیسی آزادانہ اور قابل برداشت تھی۔ اس نے تمام مذاہب کی اچھے اصول جمع کر کے ایک نئے دین ''دین الٰہی'' کے نام سے بنیاد ڈالی۔ اس کا نیا قانون وحدت، انسانیت اور بھائی چارے اور عالمگیریت پر مبنی تھا۔ دین الٰہی کو ایک عالمگیر مذہب کے طور اختیار کیا۔ اکبر نے دین الٰہی کو قبول کرنے کے کسی کو مجبور نہیں کیا۔

اکبر علم و فن لطیفہ کا مشتاق تھا۔ اس کے دربار میں بہت سے عالم اور تجربہ کار آرٹسٹ ہمہ وجود موجود رہتے۔

ابو الفضل ایک مؤرخ اور عالم دین تھا۔ فیضی ایک فلاسفر اور شاعر تھا۔ بیربل اپنے مدبر امور سلطنت اور فہم و فراست کی وجہ سے مشہور تھا۔ تان سین ایک عظیم موسیقار تھا۔ بدونی ایک مشہور تاریخ دان تھا۔ اپنے تیز فہم و دماغ وسیع النظری، انسان دوستی، تخیل پرستی کی وجہ سے اکبر تاریخ میں ایک حکمران کے طور جانا جاتا ہے۔ اکبر نے 1605ء میں وفات پائی۔ اکبر کی سلطنت شمال میں کشمیر سے جنوب میں احمد نگر تک ہوتی تھی۔ مغرب میں کندھار اور کابل سے مشرق میں بنگال اور بہار تک پھیلی ہوئی تھی۔ اکبر نے اپنی سلطنت مرکزی اتھارٹی کے تحت کر دی۔ میواد کے رانا پرتاب اور احمد نگر کی چاند بی بی نے اکبر کی سلطنت کی تعمیر کے خلاف مہم شروع کر دی۔

چاند بی بی:

نظام شاہ کے دور اقتدار میں مغلوں نے 1595ء میں احمد نگر پر حملہ کیا تھا۔ مغل فوج نے احمد نگر کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ احمد نگر خاندان کی ایک بہادر خاتون چاند بی بی نے قلعہ کا دفاع کیا تھا۔ اس وقت نظام شاہ سلطنت کے اندر مخالفین اور باغیوں رباغی سرداروں کی تنازعات کی دھکم پیل تھی۔ اسی وجہ سے چاند بی بی کا قتل ہوا۔ اس کے بعد مغلوں نے احمد نگر کے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن مغل نظام شاہی کے پوری ریاست کو اپنے قبضہ میں نہ کر سکے۔

Exercise مشق

- **Fill in the blanks:**

1. **Zahir-ud-din Babar** was the founder of the Mughal empire.
2. Sher shah Suri introduced the coin Rupayya.
3. Din-i-Ilahi was an experiment in **founding a universal religion**.
4. **Rana Sanga** of Mewad brought all Rajput kings together.
5. On Babar's death, his son **Humayun** succeeded him.

- **Give short answers:**

1. Why did Babar plan to invade Sub-Continent?

Ans: Babar planned of invasion on Sub-Continent as he had heared about the wealth in India.

2. Who was Humayun?

Ans: Humayun was the son of Babar.

3. What customs did Akbar prohibit?

Ans: He prohibited customs like Sati and infanticide.

4. Why did Maharaja Pratap fight Akbar?

Ans: He fought against Akbar in the course of his Empire building.

- **Answer the following questions in detail:**

1. What reforms did Sher shah Suri make?

Ans: He expanded his territory after establishing his sway over Delhi. His empire included Punjab, Multan, Sindh, a large portion of Rajasthan, Malwa and Bundelkhand. He gave an efficient administration to his kingdom. He introduced reforms in the revenue system. He fixed the share of the agricultural production that farmers were to give to the government.

2. Who was Chand Bibi?

Ans: Chand Bibi, a capable woman from the royal family of Ahmad Nagar, bravely defended the fort. At that time, there was internal strife among the factions of the

Sardars in Nizam Shah's kingdom. This resulted in the murder of Chand Bibi.

3. Write about the Sultanate Dehli at the time of Ibrahim Lodhi.

Ans: The relationship between Ibrahim Lodhi and Daulat Khan Lodhi the governor of Punjab was strained. Daulat Khan Lodhi invited Zahir-ud-din- Babar to march on India. There was a battle between Ibrahim Lodhi and Barbar on 21st April, 1526 at Panipat. Babar defeated Ibrahim Lodhi's army. He marched towards Delhi after this battle. This is known as the First Battle of Panipat in the history of Indian Sub-Continent.

After the battle of Panipat, Babar defeated Rana Sanga's army at Khanua.

4. Write down the conflicts of Humayun and Sher Shah Suri.

Ans: The Afghans were against the Mughals. There was battle at Chausa between Humayun and Sher Shah suri, the leader of Afghans in Bihar. Sher Shah Suri defeated Humayun in this battle. Another battle took place between Sher Shah Suri and Humayun at Kanauj in 1540 A.D. Sher Shah defeated Humayun again and conquered Delhi and agra. Humayun lost the Kingdom that babar had established. Sher Shah established "Suri dynasty" in Delhi and Humayun had to wander without a kingdom of his own.

یونٹ:11

مغل پاور II کی توسیع

اس یونٹ میں ہم اورنگ زیب، شاہ جہاں، جہانگیر جیسے شہنشاہوں کے دور حکومت میں مغلوں کی طاقت کی توسیع کیسے ہوئی؟ کا مطالعہ کریں گے۔

جہانگیر:

اکبر کی وفات کے بعد اس کے بیٹے جہانگیر نے سلطنت کی باگ ڈور سنبھالی۔ اس کے دور حکومت میں ایسٹ بنگال شامل تھا۔ اس نے پنجاب میں کنگڑا کا علاقہ فتح کیا۔ اس نے اکبر کی توسیع کی پالیسی کو بڑھاوا دیا اور دلن تک ریاست کو وسیع کیا۔ جہانگیر نے 1627 میں وفات پائی۔ جہانگیر کی بیوی نور جہاں نے ریاست کی انتظامیہ میں ایک سرگرم کردار ادا کیا۔ وہ ایک دلکش شخصیت کی مالک تھی۔ وہ شاعری، موسیقی اور پینٹنگ کے دلدادہ تھی۔

شاہ جہاں:

جہانگیر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا شاہ جہاں تخت وتاج کا مالک بنا۔ شاہ جہاں نے عادل شاہی اور قطب شاہی کو مجبور کیا کہ وہ اس کی سرداری/حاکمیت کو قبول کریں۔ اس کے ساتھ مل کر شاہجہاں نے نظام شاہی سلطنت کا خاتمہ کیا تھا۔ اور انہوں نے نظام شاہی علاقے آپس میں تقسیم کئے تھے۔ شاہ جہاں نے شمال مغربی سرحدی علاقے اپنی ریاست میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ شاہ جہاں شاہ ایران سے افغانستان اور ایران کے درمیان سرحد پر واقع کندھار کا قلعہ ہتھیانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔ لیکن اس نے مرکز میں بلقان اور بدخشاں کے علاقے بھی فتح کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اس کی سنٹرل ایشیا سے متعلق پالیسی کامیاب نہ ہو سکی۔ جب شاہ جہاں بیمار پڑ گیا تو اس کے بیٹوں کے درمیان اقتدار کے لیے خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ ان میں سے فتح اورنگزیب کے ہاتھ آئی۔ اس نے شاہ جہاں کو قید کر دیا اور خود شہنشاہ کا عہدہ سنبھال لیا۔ شاہ جہاں نے 1666ء میں آگرہ کے قلعہ میں قید کے دوران وفات پائی۔

اورنگزیب:

اورنگزیب 1658ء میں شہنشاہ بنا اس وقت مغل سلطنت شمال میں کشمیر سے جنوب میں احمد نگر اور

مغرب میں کابل سے مشرق میں، بنگال تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ اورنگزیب نے مشرق میں آسام اور جنوب میں مہاراسٹرا حصوں اور گولکنڈا اور بیجاپوری کی سلطنت کو بھی شامل کرلیا۔ اس وقت مغل سلطنت تقریباً تمام انڈیا پر مشتمل تھی۔

سکھوں کے ساتھ تصادم:

سکھوں کے گرو کا نواں گرو گرد تیغ بہادر نے اورنگزیب کی ناقابل برداشت رکٹر مذہبی پالیسی کے خلاف احتجاج کیا۔ اورنگزیب نے گرو تیغ بہادر اور اس کے ساتھیوں کو قید میں ڈال دیا۔ گرو تیغ بہادر کے گرو گوبند سنگھ نے اپنے پیروکاروں کو اکٹھا کیا اور انہیں جنگی قوت کی ترغیب دلائی۔ اسنے خالصہ ڈل کے نام سے نوجوان سکھوں پر مشتمل ایک لڑاکا طاقت تیار کی اور ہماچل پردیش کے مذہبی پہاڑ میں سکھ طاقت کی ایک مضبوط بنیاد ڈالی۔ اس کا ہیڈ کوارٹر آنند پور میں تھا۔ اورنگزیب نے سکھوں سے لڑائی کے لیے اپنی فوج بھیجی۔ مغل فورس نے آنند پور پر حملہ کر دیا تھا۔ اگرچہ سکھوں نے بھی اشتعال انگیز مقابلہ کیا۔ اس لیے وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ ان کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے بعد گرو گوبند سنگھ دکن آ گیا۔ 17088ء میں جب وہ نتیڈ ڈ میں تھے تو ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے بعد وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جلد ہی فوت ہو گئے۔

راجپوتوں کے ساتھ تصادم:

اکبر نے اپنے دوستانہ تعلقات کی پالیسی میں راجپوتوں کے ساتھ تعاون کو قائم کیا ہوا تھا۔ راجپوتوں کے ساتھ تعاون ہی مغل سلطنت کی طاقت کو وسعت دی تھی اور اس کی قدر بڑھائی تھی۔ اورنگ زیب مغلوں کا تعاون حاصل نہ کرسکا۔ میواد کے رانا جیسونت سنگھ کی وفات کے بعد اس نے اپنی ریاست کو مغل ریاست کے ساتھ الحاق کرلیا۔ درگاواس راٹھوڑ نے میواد کا تاج جیسونت سنگھ کے چھوٹے بیٹے ارجیت سنگھ کو پہنا دیا۔ درگاہ داس راٹھور مغلوں کے خلاف سخت لڑے۔ درگاہ داس کی مزاحمت کے خلاف اورنگزیب نے شہزادہ اکبر کو بھیجا۔ شہزادہ اکبر نے راجپوتوں کے ساتھ صلح کر لی۔ درگاہ داس نے مغلوں کے ساتھ میواد کی بقا کی کوششیں جاری رکھیں۔

راٹھوں کے ساتھ تصادم:

مہاراشٹرا میں سوراج کی بنیاد وشواجی کی قیادت کے تحت ہوئی تھی۔ سوراج کو قائم کرنے کے لیے

انہیں مغلوں کے ساتھ ساتھ دوسرے دشمنوں کے ساتھ بھی لڑنا پڑا تھا۔ شواجی مہاراج کی وفات کے بعد اورنگزیب تمام جنوبی انڈیا کو فتح کرنے کی غرض سے وطن کی طرف چلا گیا۔ اس نے راٹھوں کے خلاف ایک فوج تیار کی۔ راٹھوں کے اپنی خودمختاری کے دفاع کے لیے سخت مزاحمت کی۔ ہم ان کی کوششوں کا مطالعہ کریں گے۔ بابر نے مغل پاور کی بنیاد رکھی تھی۔ اکبر نے مغل سلطنت تخلیق کی۔ شاہ جہاں اور جہانگیر کے دور حکومت میں مغل پاور جنوب تک پھیل چکی تھی۔ مغل سلطنت اورنگزیب کے دور حکومت میں عظیم الشان وسعت اختیار کر چکی تھی۔ اس کے مذہبی تعصب اور تنگ نظری کی بدولت اورنگزیب بہت سی جگہوں پر باغی قوتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مغل طاقت ان بغاوتوں کو کچلنے کی کوششوں میں کمزور پڑ گئی۔ 1707ء میں اورنگزیب کی وفات کے ساتھ ہی مغل دور مزید کمزور ہو گیا۔

Exercise مشق

- **Fill in the blanks:**

1. After the death of Jahangir, his son **Shah Jahan** ascended to the Mughal throne.
2. The **Aurangzeb** in Assam fought against the imperialist policy of the Mughals.
3. Babur laid the **foundation** of the Mughal power.
4. Jahangir's wife **Noor Jahan** played an active role in the administration of the empire.
5. Shah Jahan died in **1666** A.D.

- **Give short answers:**

1. After the death of Jahangir, who ascended the throne of Mughal empire?

Ans: After the death of Jahangir, his son Shah Jahan ascended the throne of Mughal empire.

2. When did Aurangzeb become emperor?

Ans: Aurangzeb became emperor in 1658 A.D.

3. Who was the ninth Guru of the Sikhs?

Ans: The ninth Guru of the Sikhs was Guru Tegh bahadur.

4. Who founded the Swaraj?

Ans: Shivaji Maharaj founded the Swaraj in Maharashtara.

- **Answer the following questions in detail:**

1. Write about the conflicts of Mughal with Rajputs?

Ans: Akbar had secured the cooperation of the Rajputs with his policy of amicable relations. The cooperation of the Rajputs in the expansion and strengthening of the Mughal power had proved valuable. Aurangzeb could not obtain the cooperation of the Rajputs. After the death of Rana Jaswantsingh of Marwad, Aurangzeb annexed his kingdom to the Mughal Empire. Durgadas Rathod crowned Jaswant Singh's minor son Ajitsingh as the king of Marwad.

2. What do you know about Jahangir and Shah Jahan?

Ans: Jahangir: After Akbar's death, his son Jahangir became the Emperor. During his reign, Jahangir consolidated the Mughal power in East Bengal. He conquered the Kangda region in the Punjab. He continued Akbar's policy of expansion of the Mughal power in the Deccan. Jahangir died in 1627 A.D.

Shah Jahan: After the death of Jahangir, his son Shah Jahan ascended the Mughal throne. Shah Jahan forced the Adil shahi and Qutub shahi powers to accept his lordship. In alliance with the Adil shahi kingdom, he put an end to the Nizam shahi. They divided the territories of the Nizam shahi among themselves.

Shah Jahan tried to conquer the regions of Balkh and Badakhshan in Central Asia but did not succeed. His policy regarding Central Asia was not successful. Shah Jahan died in 1666 A.D, while still under house arrest in the Agra fort.

2. Define the conflicts of Aurangzeb with Sikhs?

Ans: Guru Teghbahadur, the ninth Guru of the Sikhs, protested strongly against Aurangzeb's policy of

religious intolerance. Aurangzeb imprisoned Guru Teghbahadur and beheaded him. After Guru Teghbahadur, Guru Gobind Singh became the next Guru of the Sikhs.Guru Gobind Singh organized his followers and encouraged their martial spirit. He organized the Sikh youths into a fighting force, called the `Khalsa Dal'. Guru Gobind Singh established a firm base of the Sikh power in the hilly region of Himachal Pradesh. His headquarters were at Anand Pur. Aurangzeb sent his army to fight the Sikhs. The Mughal forces attacked Anand Pur. Although the Sikhs fought fiercely, they did not succeed. They suffered heavy losses. After that, Guru Gobind Singh came to the Deccan. In 1708, while at Nanded, there was an attempt on his life. Soon after, the Guru succumbed to his wounds.

What do you know about Marathas?

Ans: Marathas first rose to prominence in the seventeenth century. Their hero Shivaji (1627-81) is known for uniting Marathas against Muslims rulers in India. Shivaji carried out a Maratha kingdom in the Konkan (the coastal and western areas of Maharashtra state)

- **Give reasons:**

1. Aurangzeb sent Prince Akbar to Marwad.

Ans: To crush the resistance on the part of Durgadas, Aurangzeb sent Prince Akbar, to Marwaad.

2. Aurangzeb had to face revolts at many places.

Ans: Aurangzeb had to face the revolts of sikh, Rajputs and Marathes as well. Revolt of sikh started when Guru Teghbahadur, the ninght Guru of the sikhs, protested strongly against Aurangzeb's policy of religious in tolerance. Aurangzeb imprisoned Guru Teghbahadur and beheaded him. After theat Guru Teghbahadur organized the youths into fighting force called the

Khalsa Dal. Then Aurangzeb send his army to fight the sikhs.

After Rajputs started revolt then he tried to crush the Rajputs, removed them from higher officers, levied the Jizya tax on them, attempted to do away with independance Marwar, resulting into fateful consequence.

Then the conflict with Marathes was started in 1659 adn continued till Shivaji's death in 1680. In spite of huge army and enormous resources of Aurangzeb, Shivaji was successful in establishing a stary Maratha empire.

یونٹ:12

طاقت کے مراکز

اورنگزیب کے بعد مغل سلطنت کمزور پڑ گئی۔ اس صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے طاقتور مغل آفیسرز نے ان کے زیر تسلط علاقوں کو اپنے کنٹرول میں کرنے کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔ بنگال اور حیدرآباد میں بھی ایسی کوششیں شروع ہو گئیں۔ پنجاب میں سکھ مغل پاور کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی آزادی کے لیے کوششیں تیز کر دیں۔ ہم اس باب میں ان واقعات کا ذکر کریں گے۔

بنگال:

اورنگزیب کی وفات کے وقت مرشد کلی خان اور اوریسہ اور بنگال کے صوبوں کا ریونیو کے نظام کا اعلیٰ عہدیدار رچیف تھا۔ اس کے بعد وہ بنگال کا گورنر بن گیا۔ اس نے بنگال کا دارالحکومت ڈھاکہ سے مرشد آباد منتقل کر دیا۔ اور اپنی مؤثر انتظامیہ قائم کر لی۔ اس نے انتظامیہ کے اخراجات کم کر دیئے اور اپنے زیر اختیار علاقوں میں صنعتوں اور تجارت کو منافع بخش بنا دیا۔ اس نے ان علاقوں کے اندر امن و امان قائم کیا۔ اس دوران میں مغلوں کا بنگال پر تسلط آہستہ آہستہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ 1740 میں علی وردی خان بنگال کا حکمران بنا اور خود کو نواب کہلوایا۔ اس کے بعد مغل بنگال پر اپنا کنٹرول ختم کر چکے۔

حیدرآباد:

مغل بادشاہ فرخ سیار نے نظام الملک کو دکن کا صوبیدار بنا دیا۔ 1713 میں نظام الملک نے حیدرآباد پر اپنی خودمختاری قائم کرنا شروع کر دی۔ اس لیے وہ مغل آفیسرز کے خلاف کوششیں کرنے لگا۔ نظام نے اپنی خودمختار ریاستوں کا فیصلہ کر لیا۔ وہ منصبداروں کی تقریبات کرنے لگا۔ اس نے انہیں جاگیریں عطا کرنا شروع کر دیں۔ وہ مغلوں کی اجازت کے بغیر انتظامیہ کی دیکھ بھال کرنے لگا۔ شہنشاہ کے لیے آخری کام نظام کے لیے کئے گئے فیصلوں پر دفتری مہر لگانا رہ گئے تھے۔ اس طریقے سے نظام نے دکن میں اپنی طاقت کو ضبط کیا۔

پنجاب:

سکھ مغلوں کے خلاف برسرپیکار تھے۔ اس تضادات کے سلسلے میں گرو گوبند نینڈ یڈ میں آنا پڑا۔ وہ ایک (mendicant bairgi) سے ملے جو بعد میں لکشمن کہلایا۔ لکشمن نے خود کو بندہ یعنی

گرو گوبند کا شاگرد کہلوانا شروع کر دیا۔ گرو گوبند سنگھ نے اسے پنجاب جا کر خالصہ کی سربراہی کا کام سونپ دیا۔ اس کے حکم کی تعمیل کرنے کے ساتھ ہی بندہ بیراگی پنجاب چلا گیا۔ وہاں وہ اپنی سکھوں کی آزادی کے لیے مغلوں کے خلاف لڑا۔ اس نے چالیس ہزار سکھوں کو اکٹھا کر کے خالصہ دال قائم کیا۔ اس نے جمنا اور ستلج کے (Basic) علاقے فتح کئے اور مخلص پور پر ایک Sturdy logure کے نام قلعہ تعمیر کیا۔

اس نے خالصہ کی نگرانی کا کام سنبھال لیا اور گورو گوبند سنگھ اور گرو نانک کے نام سے سکے جاری کئے۔ مغلوں نے سکھوں کے خلاف کوششیں تیز کر دیں۔ بندہ بیراگی کو قید کر کے لیے جایا گیا اور 1716 میں قتل کر دیا گیا۔

1739 میں نادر شاہ (ایران کا بادشاہ) نے دہلی پر حملہ کر دیا اس کے حملے نے رہی سہی ساکھ بھی تباہ کر دی۔ مغل ساکھ کمزور ہو گئی۔ سکھوں نے اس غیر مستحکم صورتحال کا فائدہ اٹھایا۔ انہوں پنجاب پر اپنا تسلط جمانا شروع کر دیا۔

افغانستان کے احمد شاہ ابدالی نے پنجاب کی صورت حال پر قابو پانے کے لیے کوششیں کیں۔ سکھوں نے سخت مزاحمتیں کیں۔ انہوں نے 12 یونٹوں میں اپنی حکومتیں قائم کر لیں۔ اس طرح سکھ مغلوں کے خلاف لڑے اور اپنا خود مختاری وجود حکومت قائم کر لی۔

Exercise مشق

- **Fill in the blanks:**

1. Murshid kuli khan was the chief of the revenue system of **Bengal** and Orissa provinces.
2. Nizam tried to create his independent empire in **1713 A.D**.
3. The Mughal Empire was weak after the death of **Aurangzeb**.
4. In 1739 A.D, **Nadir Shah**, the Emperor of Iran invaded on Dehli.

- **Give short answers:**

1. Who came Nanded?

Ans: Guru Gobind Singh came to Nanded.

2. When did Nadir Shah invade on Dehli?

Ans: Nadir Shah invaded on Dehli in 1738.

3. Who was Murshid Khan Kuli?

Ans: Murshid Kuli Khan waw the cheif of the revenue system of Bengal and orissa province.

4. Who appointed Nizam-ul-Malik Subedar of Deccan?

Ans: The Mughal Emperor Farrukh Siyar appointed Nizam-ul-Mulk the Sub hedar of the Deccan.

- **Answer the following questions in detail:**

1. What work did Murshid Kuli Khan do in Bengal province?

Ans: Murshid kuli khan was the chief of the revenue system of Bengal and Orissa provinces. Later, he became the Governor of Bengal. He shifted the capital of Bengal from Dacca to Murshida bad. He set up an efficient administration. He reduced the expenses on administration. He encouraged trade and industries in the territories under his control. He maintained internal peace in these regions.

2. Write about the conflicts of Sikhs in Punjab.

Ans: The Sikhs were in conflict with the Mughals. During this period of conflict, Guru Gobind Singh had come to Nanded. Guru Gobind Singh asked him to go to the Punjab and lead the `Khalsa'. In accordance with that directive, Banda Bairagi went to the Punjab. There he fought the Mughals in order to establish an independent existence of the Sikhs. He organized a Khalsa Dal of forty thousand Sikhs. He occupied the region in the basins of the Satluj and the Yamuna. He constructed the sturdy Lohgadh fort at Mukhlispur. He began to look after the administration of the Khalsa. He issued coins in the name of Guru Nanak and Guru Gobind Singh. The Mughals intensified the campaign against the

Sikhs. Banda Bairagi was made prisoner. He was taken to Delhi and killed in 1716 A.D .

3. What was the situation of Hydrabad in Mughal period?

Ans: The Mughal Emperor Farrukhsiyar appointed Nizam-ul-Mulk the Subhedar of the Deccan. In 1713 A.D. the Nizam tried to create an independent empire of his own in Hyderabad. For this, he had to struggle against the Mughal officers. The Nizam began to decide his policies independently. He began to make appointments of Mansabdars. He started giving them land grants (jagir). He began looking after the administration without taking orders from the Mughal Emperor. The only job left for the Emperor was to affix the official seal to the decisions taken by the Nizam. In this way, the Nizam strengthened his power in the Deccan.

یونٹ:13

مغلوں کے دور میں معاشرتی رسماجی زندگی

انڈین برصغیر میں مغل دور میں معاشی اور اقتصادی زندگی کو بہت سے سخت حالت کا سامنا کرنا پڑا۔اس وقت ادب، آرٹ، پینٹنگ، فن تعمیر کے میدانوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔اس باب میں ہم ان developments کا مطالعہ کریں گے۔

اقتصادی زندگی:

اس دور میں ذراعت سب سے بڑا پیشہ تھا۔کسان جوار، باجرہ، گندم، کپاس اور گنا جیسی فصلیں کاشت کیا کرتے تھے۔اب انہوں نے تمباکو، مکئی، ٹماٹر اور مرچوں کی کاشت شروع کر دی تھی۔مغل حکمران کاشتکاری کو بہت اہمیت دیتے تھے۔انہوں نے زمینوں کو کاشتکاری اور ذرخیزی کی طرف لانے کے بہت اقدامات کئے، خشک سالی کی صورتحال میں انہوں نے کسانوں کو زراعت کے کاموں کے کے قرضے فراہم کئے۔

ذراعت کے ساتھ ساتھ انہوں نے ماہی گیری، معدنیات کی صنعت اور پیداوار میں بھی بہتری لائے۔ٹیکسٹائل کی صنعتیں قائم کی گئیں۔اڑیسہ، بنگال اور گجرات کے صوبے ٹیکسٹائل کی پیداوار کے لیے مشہور تھے۔اس کے علاوہ آگرہ، پٹنہ، خاصابات اور پیٹن کے علاقے ریشمی کپڑوں کے لیے مشہور تھے۔

پینٹس (رنگ وروغن)، پگمنٹس، دھاتی کام کی بہت سی اقسام جہازی عمارتیں اور اس طرح کی کی گئی اور صنعتیں بھی اس دور میں قائم کی گئیں۔تجارتی مراکز قائم کئے گئے اور مختلف ہستیوں کے لحاظ مختلف ملحضہ سڑکوں کا جال بچھایا گیا۔آگرہ نقل وحمل کے نظام کا مرکز تا۔سونارگون، برھان پور، خاصابات، کندھار، کابل، آگرہ وہاں کے مین شاہراہیں تھیں۔شاہراہوں پر مسافروں کے آرام کے لیے سرائے، دھرم شالے تعمیر کروائے گئے۔شاہراہوں کے ساتھ درخت اگائے گئے تا کہ مسافر سائے میں آرام کرسکیں۔پانی کو مہیا کرنے کے لیے کنویں کھدوائے گئے۔

مغل بادشاہوں نے بہت بڑی تعداد میں سکے ڈھالے۔تجارت کو یقینی بنانے کے لیے بہت ساری کرنسی مہیا کی گئی۔سونے کے سکے ڈھالے گئے۔ایک سونے کا سکہ ''مہر'' کہلاتا تھا۔تاہم تجارت

میں چاندی کے سکے عام طور استعمال کئے جاتے تھے۔

چھوٹے موٹے لین دین کے لیے تانبے کے سکے استعمال ہوتے۔ تانبے کے سکے کو ڈوم کہا جاتا۔ ہوگلی، کوچن، بھاردچ، سورات، خاصبایات وغیرہ کیسی بندرگاہیں تجارت کے لیے استعمال ہوتیں۔ سونارگاؤں، برھان پور، آگرہ، ولی امد کابل جیسے ترقی یافتہ قصبے تجارت کے مراکز تھے۔ انڈین برصغیر میں کرنسی اور قصبوں کی ترقی یافتہ شکل نے اندرون اور بیرون تجارت کو بڑھاوا دیا۔

گندم، کپاس، اور ٹیکسٹائل کی بہت سی ورائٹی، نمک، لیڈ، آرومیٹک اشیا وغیرہ اندرونی تجارت کی خاص اجناس میں تھیں۔

معاشرتی زندگی:

مغل دور میں اقتصادی طور پر انڈین سوسائٹی تین طبقات میں منقسم تھی۔

پہلا طبقہ تاجر لوگوں کا تھا۔ جس میں شاہی خاندان، شرفاء اور زمیندار طبقہ تھا۔ دوسرا طریقہ ریاست کے ماتحتوں کا تھا۔ جن میں آفیسران اور تاجر شامل تھے۔ تیسرے طبقے میں کسان، کاشتکار، مزدور جن کی اپنی زمینیں نہ شامل تھے۔

اس دور میں تعلیمی میدان میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہ آئی۔ ہندوؤں کے پاتھ شالا اور مسلمانوں کے مدرسے ہی وہ تعلیمی ادارے تھے جہاں اعلیٰ تعلیمی دی جاتی۔ زیادہ تر لوگ تعلیم سے محروم ہی رہتے۔ روایتی مضامین پڑھائے جاتے۔ تعلیم میں کوئی نئی سوچ اور کچھ نیا سیکھنے کو نہ تھا۔ تعلیمی برانچوں میں کوئی خاطر خواہ اضافہ یا جدت نہ تھی۔

معاشرہ مختلف قسم کے توہمات کا شکار تھا لوگوں کی زندگیوں میں رسوم اور رواج بہت اہمیت کے حامل تھے۔ رسوم ورواج کے متعلق عجیب قسم کا تناؤ/کشمکش تھی۔ خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کا حق نہ تھا۔ بہت سی نامناسب رواج جیسے بچوں کی شادیاں، پردا کا استعمال اور ساڑھی سوسائٹی میں عام لباس تھی۔

آرکیٹیکچر:

انڈین فن تعمیر نے مغل دور میں بہت ترقی کی۔ اس دور کا فن تعمیر انڈین اور ایرانی فن تعمیر کا مرقع تھا اور ایک دلکش نظارہ پیش کرتا تھا۔

مغل فن تعمیر، مرکزی بلڈنگ کا احاطہ کئے ہوئے ایک وسیع، کشادہ، آرائش سے مزین، اور جاہ و

جلال، شان وشوکت کا جیسی خصوصیات کا حامل تھا۔

مغل دور کی عمارتیں ہائی پلیٹ فارم پر تعمیر کردہ تھیں اور ان میں سرخ پتھر یا ماربل استعمال کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ فلورل ڈیزائن سے آراستہ ماربل کے مہراب، اور عمارتوں پر درے گنبد پر پتھر سے تراشتے ہوئے لکڑی یا لوہے کی جالیاں، مغل فن تعمیر کا خاصہ تھے۔

اکبر نے آگرہ کے نزدیک ایک فتح پور سکری کے نام سے ایک شہر بنوایا۔ آگرہ میں عمارتیں جیسے بلند دروازہ، دیوان خاص، دیوان عام وغیرہ خاص طور پر قابل قدر ہیں۔ بلند دروازہ خاص طور پر اہم ہے۔

شاہ جہاں کے دور حکومت میں عمارتوں کی تعمیر میں سفید ماربل استعمال کیا گیا۔ شاہ جہاں نے اپنی بیوی ممتاز محل کی یاد میں آگرہ میں تاج محل تعمیر کروایا۔ یہ ایک بہت بڑی تعمیر تھی۔ یہ بہت سادہ اور خوبصورت ہے۔ اس کے اندرونی اطراف میں لکڑی اور لوہے کی حد لیول پر ایک خوبصورت اور دیدہ زیب کنندہ کاری کی گئی ہے۔ ماربل کی دیوار میں ہر پھول کے نقش ونگار جس میں قیمتی پتھر جڑے ہوئے ہیں۔ بلڈنگ کے احاطے میں ایک کشادہ باغ ہے۔ تاج محل دنیا کے خوبصورت ترین فن تعمیر میں سے ایک ہے۔ دہلی میں شاہ جہاں نے لال قلعہ تعمیر کروایا۔ دیوان عام اور دیوان خاص اس قلعہ میں دو مشہور ہال ہیں۔

مصوری:

مغل دربار میں بہت سے انڈین اور ایرانی مصور تھے۔ انڈین مصور مورتیوں اور نقش ونگاری میں مہارت رکھتے تھے۔ جبکہ ایرانی قدرتی مناظر کی مصوری میں ماہر تھے۔ جہانگیر نے بہت سی پھولوں، جانوروں اور پودوں کی تصویریں بنائیں۔ جہانگیر کے دور میں قدرتی مناظر کی مصوری بہت اہمیت کی حامل تھی۔ اس دور میں کشادہ اور کھلے باغات کی تعمیر کی گئی۔ لاہور کا شالامار باغ اس کے دور کے باغات کی ایک شاندار مثال ہے۔

ادب:

اس دور میں ادب کی ایک بہت بڑی تعداد، سنسکرت، فارسی اور دوسری علاقائی زبانوں میں لکھی گئی۔ بابر کی سوانح حیات، تزکیہ بابری چغتائی زبان میں لکھی گئی۔ بابر کی بیٹی گلبدن بیگم نے ہمایوں نامہ لکھا۔ آئین اکبری اور اکبر نامہ اور اکبر نامہ ابوالفضل نے لکھا۔ جس میں اکبر کے دور تک کے سارے

واقعات قلمبند ہیں۔ ملک محمد جیاسی کا شاعرانہ کام ''پدماوت'' ہندی کا لیکی کے متعلق تھا۔ مغل دور میں ادب اور آر کے میدان میں بیش قیمت کام کیا گیا۔ روایتی انڈین آرٹ، سنٹرل اور مغربی ایشین آرٹ سٹائل کے زیر تسلط آئے ان کی پیداوار نے انڈین کلچر کو مالا مال کر دیا۔

Exercise مشق

- **Fill in the blanks:**

1. In the Mughal period, a copper coin was called doom.
2. The architecture of the Mughal period presents a beautiful blend of the traditional Indian style with the Iranian style.
3. In the Mughal period, the Mughal Emperor Jahangir got many paintings of birds, animals and flowers.
4. During the Mughals period agriculture was chief occupation.
5. A majority of the masses remained deprived of education.

Give short answers:

1. What provinces were especially famous for textile production?

Ans: The province of Gujrat, Bengal and Orissa were especially famous for textile production.

2. What goods were mainly exported from India?

Ans: The spices, textiles, medicinal herbs and indigo were mainly exported from India.

3. What are the features of the architecture of the Mughal period?

Ans: The architecture of this period presents a beautiful blend of the traditional India style with the Iranian style.

4. How many classes were there in the social life of Mughals divided?

Ans: There are three classes:

(i) Rich people (ii) Sub-ordinate officers
(ii) Peasants, artisans, Landless labourers.

- **Answer the following questions in detail:**

1. Describe the economic life of Mughal period.

Ans: The Mughal rulers encouraged agriculture. They made efforts to bring more land under cultivation. In drought-like conditions, farmers were given loans for seeds and agricultural work.

Occupations like fishing, mineral industry and production of salt were also carried on. The textile industry had flourished. The provinces of Gujarat, Bengal and Orissa were particularly known for their textile production.

2. Define about social life of this period.

Ans: Indian society of the Mughal period had three classes. The first was the class of rich people, second was the class that consisted of the sub-ordinate officers and the third was the class of peasants, artisans, landless labourers, etc. There were no major changes in the system of education in this period. A majority of the masses remained deprived of education. Traditional subjects were studied. There was no new content or thought in education. There was no significant addition to the traditional branches of learning.

3. Discuss architecture, painting and literature of the Mughal period.

Ans: Architecture: Indian architecture made progress during the Mughal period. It is characterised by proportionally built structures, grace and spacious gardens. Akbar founded the new city of Fatehpur Sikri near Agra. Buland Darwaza, Diwan-e-Khas, Diwan-e-Aam magnificence. Shah Jahan built the Taj

Mahal, the world's most beautiful architectureal work.

Paintings: The Mughal court had many Indian and Persian painters. Indian painters were highly skilled in portrait painting. The Persian painters were adept at landscape paintings. Jahangir got many paintings of birds, animals and flowers.

Literature: A considerable amount of literature in Sanskrit, Persian and also in the regional languages was produced in this period.

Tuzuk-i-Babari, Babar's autobiography written in the Chughtai language, is well-known. 'Humayun Nama' is a biographical work by Babar's daughter Gulbadan Begum. 'Akbar Nama' and 'Ain-i-Akbari' written by Abul-Fazal throw light on Akbar's time. Malik Muhammad Jayasi's poetical work 'Padmavat' is regarded as a Hindi classic.

- **Match the columns:**

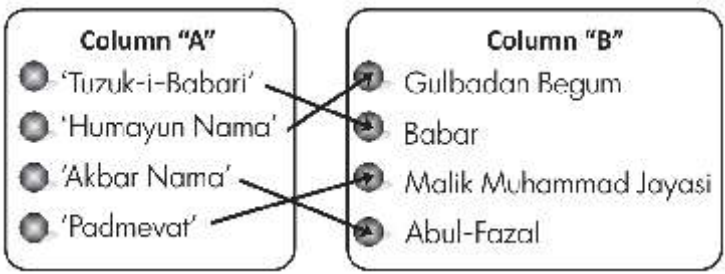

یونٹ:14

سوکس

فارن پالیسی:

اس باب میں ہم دنیا کے حوالے سے پاکستان کے کردار کا مطالعہ کریں گے۔

دوسرے ملکوں کی سیاسی، سماجی، اقتصادی، ثقافتی معاملے میں داخل ہونے کے علاوہ، ہمیں کچھ مقاصد حاصل کرنا ہوں گے۔ یہ معاملات کچھ خاص اصولوں کی بنا پر ہوتے ہیں اور فارن پالیسی میں شامل ہوتے ہیں۔ اس باب میں ہم فار پالیسی اور اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل کا مطالعہ کریں گے۔ تاہم اس کے لیے ہمیں کچھ ضروری تصورات کو سمجھنا ہوگا۔ کیونکہ یہ ہمیں قوموں کے درمیان تعلقات کو سمجھنے میں ہماری معاونت کریں گے۔

خودمختار قوم/ریاست کیا ہوتی ہے؟

دنیا میں بہت سے مختلف ممالک ہیں۔ ہر ملک کا اپنا ایک جیوگرافیکل علاقہ ہوتا ہے۔ لوگ جو اس ملک میں رہتے ہیں۔ اس ملک کے شہری کہلاتے ہیں۔

خودمختار قوم/ریاست اپنے ملک کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے بارے میں فیصلے لینے کا اختیار رکھتی ہے۔

وہ ممالک جو بیرونی تسلط سے آزاد اور اپنے اندرونی معاملات میں خودمختار ہوں۔ اپنے معاملات آزاد طرز پر حل کرتے ہیں، خودمختار ممالک کہلاتے ہیں۔ اس لحاظ سے پاکستان ایک خودمختار ملک ہے۔

باہمی:

دنیا کو کوئی بھی ملک مکمل طور پر ہر پہلو میں خود کفیل نہیں ہوسکتا ہے۔ ہر امیر و غریب اور ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک مختلف وجوہات کی بنا پر ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ اس کو باہمی انحصار کہتے ہیں۔ ریاستوں کے درمیان ہر دوستان تعلقات کی بنیاد باہمی انحصار اور اپنے ساتھ/مفادات کی بدولت ہے۔ یہ دنیا میں امن و امان کے قیام اور عوام کے تحفظ کے احساس کے لیے بہت ضروری ہے۔ قوموں کے درمیان تعلق اگر دوستان اور تعاون کی بنیاد پر ہو تو یہ سب کے لیے فائدہ مند ہے۔ جب ریاستوں کے درمیان امن و امان اور تحفظ ہوگا تو ہر ملک اپنے لوگوں کے لیے موزوں حالات پیدا کر سکے گا۔

قومی دلچسپی:

دوسرے ممالک کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے اپنے ملک کی خودمختاری کا تحفظ، اپنے ساکھ، اپنی معاشی اور اقتصادی ترقی کو فوقیت دینا ہی قومی دلچسپی ہے۔

دوسری قوموں کے ساتھ سیاسی، اقتصادی، تجارتی اور ثقافتی معاملات اور سرگرمیوں کو جوڑتے ہوئے یہ یقین کر لینا چاہیے کہ آپ کی خودمختیاری کو دھچکا نہ لگے۔

فارن پالیسی:

فارن پالیسی کا مطلب ہے کہ دوسرے ممالک ساتھ تعلق جوڑتے ہوئے اپنی قوم کی نشوونما اور ان کی دلچسپیوں اور مفادات کو بڑھاوا دینا ہے۔ ہر ملک اپنے رہنے اصولوں/ پرنسپلز کے مطابق پالیسی ڈھالنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ وہ یہ بھی طے کرتا ہے کون سے ملک کے ساتھ کون سے معاملات طے کرنے ہیں۔

فار پالیسی پر اثر انداز ہونے والے عوام:

کسی بھی قوم کی فارن پالیسی پر ابہت سے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہاں ہم کچھ عوامل کا ذکر کریں گے۔

جغرافیائی مقام:

کسی ملک کا رقبہ، اس کی طبعی خصوصیات، قدرتی وسائل اور جغرافیائی مقام فارن پالیسی پر اثرا انداز ہوتے ہیں۔ پاکستان کے جغرافیائی مقام کی خصوصیات اس کے بہت سے ہمسایہ ممالک کی وجہ سے ہیں۔ اس لیے اپنی فارن پالیسی کو ترتیب دیتے ہوئے پاکستان کو اپنے ہمسایہ ممالک کے وجود کو بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔

آبادی:

فارن پالیسی پہ اثر انداز ہونے والے عوامل میں دوسرا فیکٹر آبادی ہے۔ وہ ممالک جن کی آبادی کم ہوتی ہے۔ اس کے پاس اپنے وسائل کو بڑھانے کے لیے افرادی قوت نہیں ہوتی۔ جن کو وہ استعمال کر سکیں۔ دوسری طرف وہ ممالک جن کی آبادی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کو اپنے شہریوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے توجہ دینی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے انہیں دوسرے ممالک پر انحصار کرنا

پڑتا ہے۔جس کی وجہ سے انہیں اپنی فارن پالیسی کو تشکیل میں اپنی خودمختاری کے لیے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔آبادی کی تعداد سے قطع نظر، ذمہ دار، مستعد اور ایمان دار شہری ایک قوم کی طاقت کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

ملٹری قوت:

وہ ممالک جن کی آرمی رملٹری رعسکری طاقت مضبوط اور انتہائی جدت کی حامل ہوتی ہے۔وہ دنیا کے سپر پاورز میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

سپر پاورز کی فارن پالیسی بھی دوسرے ممالک پر اثر انداز ہوتی ہے۔وہ ممالک جو عسکری طاقت کے لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔انہیں اپنی فارن پالیسی تشکیل دیتے ہوئے بہت سی محدودیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

معیشت:

قوموں کے درمیان معیشت اور خودمختار، فارن پالیسی کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ایک مضبوط معیشت، قوتوں کے درمیان تجارت اور اقتصادی خودمختاری میں فارن پالیسی میں ایک قطعی اور فیصلہ کن اختیار رکھتی ہے۔وہ قومیں جن کی معیشت ترقی یافتہ ہے دوسری قوموں پر اہم انحصار کرتے ہیں۔گلوبلائزیشن کے عمل میں فارن پالیسی کے عوامل پر معیشت کے اثرات میں تیزی آئی ہے۔

Exercise مشق

- **Fill in the blanks:**

1. Every country has its own specific **geographical** area.
2. It is in the interest of all nations to have their **independence** based on friendly relations among nations.
3. There is a close relationship between economy and an independent **foreign** policy.
4. The characteristic **geographical** location of Pakistan has given importance to its many neighbouring nations.
5. On the other hand, the countries that have a high **population** have to pay attention to full filling the basic needs of their citizens.

- **Give short answers:**

1. What is foreign policy?

Ans: It is the policy of nurturing and promoting one's national interest.

2. What kind of relations are there among nations?

Ans: Interdependence based on friendly relations are there among nations.

3. Which qualities among the citizens increase the strength of a nation?

Ans: Responsible, diligent and honest citizens help in increasing the strength of nation.

- **Answer the following questions in detail:**

1. Which countries are called 'sovereign' countries?

Ans: A sovereign nation has the freedom to take the right decisions for the welfare of the people living in its region. The countries that are free from external control and supreme with regard to internal matters, carrying on their work independently are called 'sovereign' countries.

2. What is national interest?

Ans: Preserving the sovereignty of our country, giving priority to economic development and protecting our interests' in the foreign relations is known as 'national interest'. While conducting political, economic, trade-related and cultural transaction with other nations, the nations must take care that there is no threat to their independence.

3. Define the factors that influence foreign policy.

Ans: There are many factors that influence the foreign policy of any nation:

Geographical Location: The size of a country, its physical features, natural resources and geographical location have an impact on the foreign policy. The characteristic geographical location of Pakistan has given its many

neighbouring nations.

Population: The second important factor that influences the foreign policy is population. A country of a low population do not have enough manpower to use resources for development. The countries having population increases the strength of a nation.

Military Power: The countries that have a strong and ultra modern army are able to emerge as superpowers in the world. The foreign policy of the superpowers affects other nations, too. The countries that are militarily weak face limitations while framing their independent foreign policy.

Economy: There is a close relationship between a nation's economy and independent foreign policy. A strong economy, a decisive position in international trade, economic independence, etc have an effect on the foreign policy. The nations that have a developed economy are less dependent on other nations.

یونٹ:15

اقوام متحدہ

اس یونٹ میں ہم اقوام متحدہ یعنی ایک بین الاقوامی تنظیم کا جو دنیا میں امن کے لیے کام کر رہی ہے۔ کا مطالعہ کریں گے۔ بیسویں صدی میں دو جنگیں عظیم برپا ہوئی۔ ان جنگوں کے نتیجے میں ہونے والے بھاری جانی اور مالی نقصان سے دنیا کے تمام ممالک نے امن کے قیام کے لیے کچھ مضبوط اقدامات کی ضرورت محسوس کی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد قیام امن کے لیے لیگ آف نیشنز بنائی گئی۔ لیکن یہ تنظیم اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہوسکی۔ دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کے بعد، اس منصوبے کو مضبوطی دی گئی کہ ایسی جنگیں ختم ہونی چاہئیں۔ اس لیے 24 اکتوبر 1945 میں اقوام متحدہ میں ایک بین الاقوامی تنظیم قائم کی گئی۔ ان دن کو اقوام متحدہ کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ دنیا کا امن قائم کرنے کی ذمہ داری صرف ایک یا دو ممالک پر عائد نہیں ہے۔ تمام ممالک کو اس کی ذمہ داری لینا ہوگی۔ اقوام متحدہ ایک تنظیم ہے۔ جس نے اس احساس کو جنم دیا۔ وہ تمام ریاستیں/ممالک جو اقوام متحدہ کے چارٹر کو تسلیم کرتی ہیں کی سربراہ بن سکتی ہیں۔ یہ بین الاقوامی تنظیم کچھ خاص اصولوں کی بنا پر قائم کی گئی۔ پر اقوام کی تنظیم ہے۔ یہ ایسا پلیٹ فارم ہے جس کے ذریعے بین الاقوامی تنازعات پر امن طریقے سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ تمام ممبر ممالک کو تنظم میں ایک مساوی وجہ دیا جاتا ہے۔ تمام اقوام کو بغیر کسی ترقی اور خوش حالی کے بنیاد کے، مساوی درجہ دیا جاتا ہے۔ یہ تمام ممالک کے لیے بین الاقوامی تنازعات کو صرف پر امن طریقے سے حل کرنے کا ذریعہ ہے۔

اقوام متحدہ کے مقاصد:

- اقوام متحدہ کے کچھ خاص مقصد ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
- عالمی امن وسلامتی کے قیام کے لیے
- ریاستوں کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنا
- ریاستوں کے درمیان تنازعات کو پر امن طریقے سے حل کرنے کے لیے
- آزادی اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے
- اقوام متحدہ مختلف ممالک کی سرگرمیوں اور مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے تعاون کرتی ہے۔

اقوام متحدہ کے ادارے:

اقوام متحدہ کے چھ ادارے ہیں:

1- جنرل اسمبلی 2- سلامتی کونسل

3- اقتصادی اور معاشی تعاون کی تنظیم 4- بین الاقوامی عدالت انصاف

5- ٹرسٹی شپ کونسل 6- سیکٹریٹ

اقوام متحدہ کا ہیڈ کوارٹر نیویارک میں ہے جہاں سوائے بین الاقوامی عدالت انصاف کے تمام اداروں کے دفاتر بھی موجود ہیں۔ بین الاقوامی عدالت کا ہیڈ کوارٹر نیدرلینڈ کے شہر ہیگ میں ہے۔

جنرل اسمبلی کی ساخت:

اقوام متحدہ کے تمام ممبر ممالک کے نمائندے جنرل اسمبلی کے نمائندے ہیں۔ جنرل اسمبلی میں اب تک ممبر ممالک کی تعداد 193 ہو چکی ہے۔ جبکہ جنرل اسمبلی میں ہر ریاست کی ایک سال میں ایک ووٹ دینے کا اختیار ہوتا ہے۔

فرائض اور اختیارات:

جنرل اسمبلی بین الاقوامی امن وسلامتی کے متعلق تنازعات کے بارے میں قرارداد اور سفارشات کی منظوری کا حق رکھتی ہے۔ یہ سیکیورٹی کونسل کی جانب سے وصول ہونی والی بین الاقوامی بحث کے بارے میں بحث کرتی ہے۔ ایسے اقتصادی اور معاشی تعاون کی تنظیم اور سلامتی کونسل کے غیر مستقل ممبرز کو انتخاب کرنے کا بھی اختیار ہے۔ اس کے اجلاس کے دوران ممبر ممالک بہت سے اہم بین الاقوامی معاملات کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں۔ اس لیے جنرل اسمبلی کو بین الاقوامی بحث مباحثہ کے لیے ایک فورم خیال کیا جاتا ہے۔

سلامتی کونسل:

سلامتی کونسل میں کُل 15 ممبرز ہیں۔ سلامتی کونسل کے 5 مستقل ممبران ہیں امریکہ کی متحدہ ریاستیں، ڈانس، برطانیہ، روس اور چائنہ شامل ہیں۔ 10 غیر مستقل ممبران ممالک کا انتخاب دوسرے ممالک کی طرف سے دو سال تک کے لیے کیا جاتا ہے۔ سلامتی کونسل کے 5 مستقل ممبران حق تنسیخ رویٹو رکھتے ہیں۔ ویٹو پاور کا مطلب ہے کسی بھی فیصلے کی تنسیخ کا اختیار۔ کونسل کے کسی بھی فیصلے کی توثیق کے

لیے ان پانچوں ممبرز کا قبول کرنا ضروری ہے۔ ان پانچوں ممبران میں سے کسی ایک کی مخالف بھی فیصلے کی منسوخی کا باعث بنتی ہے۔

فرائض اور اختیارات:

سلامتی کونسل، بین الاقوامی تنازعات کے حل، امن اور سلامتی کے قیام کے لیے مختلف جارحیت کا شکار ممالک کے لیے اگر ضروری ہو تو ملٹری یا اقتصادی طور پر اس کے خلاف بھرپور کاروائی کا اختیار رکھتی ہے۔

3- اقتصادی اور معاشی تعاون کی تنظیم:

یہ کونسل معاشی اور اقتصادی فرائض کے تعاون کے لیے قائم کی گئی۔ اس کے 54 ممبرز ہیں۔

فرائض اور اختیارات:

یہ کونسل گلوبل لیول پر معاشی اور اقتصادی طور پر غیر مساوی رویہ/تقسیم، جیسے معاملات پر بات چیت کرتی ہے۔ اس کونسل میں معاشی، ثقافتی، تعلیمی معاملات کے بارے میں بات چیت ہوتی ہے اور آزادی انسانی حقوق کے متعلق آگاہی پر کام کیا جاتا ہے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف:

بین لاقوامی عدالت انصاف میں ججوں کی کل تعداد 15 ہوتی ہے۔ ان ججوں کی تقرری جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل کرتی ہے۔

فرائض اور اختیارات:

عدالتیں دوبارہ سے زیادہ ممبر ممالک کے درمیان تنازعات کے بارے میں بین الاقوامی قوانین اور اقتدار روایات کے مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرتی ہے/ان کی تشریح کرتی ہے۔

5- ٹرسٹی شپ کونسل:

دوسری جنگ عظیم کے بعد ٹرسٹی شپ کونسل نے وہ علاقے جو خود Governship کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان علاقوں کی دیکھ بھال کی پہرا داری لیتی ہے۔ ان کا مقصد لوگوں کو اپنی حکومت کو انتباہ کے قابل بنانے کا ہے۔ اقوام متحدہ نے ان علاقوں کی 1994 تک مدد کی۔ جب بحرالکاہل پر موجود جزیرہ آزاد ہو گیا تو ٹرسٹی شپ کونسل 1 نومبر 1994 کو ختم ہو گئی۔

5- سیکٹریٹ:

سیکٹریٹ کا شعبہ بین الاقوامی انتظامیہ کی دیکھ بھال کے لیے تخلیق کیا گیا۔ چیف آف سیکریٹری اقوام متحدہ کا جنرل سیکریٹری کہلاتا ہے۔ جنرل اسمبلی اور سیکیورٹی کونسل سیکرٹری جنرل کا پانچ سال تک کے لیے مقرر کرتے ہیں۔

اختیارات وفرائض:

سیکرٹریٹ جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل کے اجلاس، عالمی امور بین الاقوامی کانفرنسوں کا انعقاد، انسانی حقوق اور تخفیف اسلحہ جیسے اہم مسائل کا مطالعہ اور اقوام متحدہ کے سرکاری ریکارڈ کو برقرار رکھتا ہے۔

ان معاملات کے علاوہ وہ جنرل سیکریٹری کے احکامات کے تحت مختلف فرائض سرانجام دیتا ہے۔ ان چھ اداروں کے علاوہ بہت سے اقوام متحدہ سے ملحقہ تنظمیں، سماجی اور اقتصادی ترقی پر کام کر رہی ہیں۔ ان تنظمیوں کا مختصراً تعارف ذیل میں دیا گیا ہے جو کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت کام کرتی ہیں۔

بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن (جنیوا):

ان کا بنیادی کام مزدوروں کی بہتری اور ان کے تنخواہوں اور صحت کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔

فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (روم):

اس کا بنیادی مقصد دنیا میں غربت کا خاتمہ، غذائیت کی کمی، اور قحط جیسے مسائل کو حل کرنا اور ان کی پیداوار کو بڑھانے کے عمل کے بارے میں رہنمائی کرنا ہے۔

بین الاقوامی ایجوکیشنل، سائنٹفک اور کلچرل آرگنائزیشن (پیرس):

اس کا کام مختلف ممالک کے درمیان تعلیم، سائنس، ثقافت کے میدانوں میں ترقی اور بہتری لانا ہے۔ یہ دنیا میں ناخواندگی کو کم کرنے کے لیے مصروف عمل ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (جنیوا):

یہ تنظیم دنیا میں لوگوں کی دماغی اور جسمانی صحت کو بہتر بنانے کے لیے بیماریوں کو کنٹرول کرنے کے حفاظتی ٹیکوں وغیرہ کی مہم وغیرہ میں مصروف عمل ہے۔

انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی (ویانا):

اس ایجنسی کو نیوکلیئر انرجی کے استعمال جو کہ صرف شہری استعمال کے لیے ہوں اور ملٹری کے

مقاصد میں استعمال نہ ہوں۔ اس کے لیے یہ مختلف ممالک کے نیوکلیئر علاقوں کے معائنہ کا ٹاسک دیا جاتا ہے۔

Exercise مشق

- **Fill in the blanks:**

1. The United Nations was established on 24th October, 1945.
2. The representatives of all member countries of the United Nations are members of the General Assembly.
3. The head quarter of International Atomic Energy Commission is in Vienna.
4. The main functions is to try to improve the condition of worker, ensure that they get due wages and their health is protected etc.
5. The head quarter of food and agriculture organization is in Rome.

- **Give short answers:**

1. What is the function of international court of justice?

Ans: The Court performs the functions of adjudicating the disputes between two or more member countries, providing the right interpretation to international laws, norms and traditions, etc.

2. Name the five permanent members of the Security Council.

Ans: The five permanent members of the Security council are;
United States of America, France, United Kingdom, Russia and China.

3. Why was the Economic and Social Council established?

Ans: It was established to co-ordinate the social and economic functions of the U.N.

4. What is the function of labour organization?

Ans: Its main function is to try to improve the condition of workers and ensure them of their wages and their

health protection.

5. Where is the headquarter of "Food and Agriculture Organization"?

Ans: The headquarter of "Food and Agriculture Organization" is in Rome.

- **Answer the following questions in detail:**

1. What is veto power?

Ans: Veto power means the right to reject any decision. The five permanent members of the Security Council "Veto" power. Any decision of the council must have the acceptances of all five permanent members.

2. What are the functions of the Secretariat ?

Ans: It organizes meetings of the General Assembly and Security Council.

It holds international conferences.

It carries out other functions under the guidance of the secretary General.

3. What are the functions of the Security Council?

Ans: It maintains international peace and security.

It suggests ways to resolve international issues.

It takes military or economic action against aggressor countries if it is necessary.

4. What are the objectives of the United Nations?

Ans: These are following;

(i) To enhance international peace and security.

(ii) To develop friendly relationship among nations.

(iii) To resolve all international issues by peaceful means.

(iv) To protect and promote human rights and freedom.

The UN co-ordinates the activities of different countries in order to achieve the above objectives.

5. What are the functions of the General Assembly?

Ans:

(i) It has the right to pass resolutions regarding issues of peace and security.

(ii) It discusses reports received from the security council and passes the UN budget.

(iii) It elects the non-permanent members of the security council and Economic and social council.

6. What are the functions of Economic and Social Council?

Ans:

(i) It performs functions like initiating discussions on the global level on questions of poverty, social and economic inequality, apart etc.

(ii) It creats awareness about human rights and freedom.

(iii) It under takes projects about social, cultural and educational issues etc.